سلسلہ:: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: بائیسویں

رسالہ نمبر 6

۱۳۱۵ھ

لمعة الضحی فی اعفاء اللحی

چاشت کی روشنی میں داڑھیاں بڑھانے میں

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ
لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی ١٣١٥ھ
(چاشت کی روشنی میں داڑھیاں بڑھانے میں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ ۲۲۷: از حیدر آباد ۲۰ جمادی الآخر ۱۳۱۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ولید کہتا ہے داڑھی منڈانا حرام نہیں **الحرام ماثبت ترکہ** بدلیل قطعی **لاشبھۃ فیہ** (حرام وہ ہے جس کا چھوڑ دینا ایسی قطعی دلیل سے ثابت ہو کہ جس میں کوئی شک وشبہ نہ پایا جائے۔ت) حرام وہ جس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو قرآن شریف میں تو اس کا کہیں حکم نہیں " یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ "[1] (اے میرے ماں جائے! میری داڑھی نہ پکڑ۔ت) سے کوئی حکم نہیں نکلتا بلکہ ایک بات ہمارے لئے مفید البتہ پیدا ہوتی ہے کہ داڑھی بڑھانا بعض وقت مضر ہوتا ہے دشمن نے بڑی داڑھی پکڑ کر مارنا شروع کیا تو پٹنا ہی پڑا۔ سنن ابی داؤد میں یوں مروی ہے۔

عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء	دس کام فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کترنا، داڑھی

[1] القرآن الکریم ۲۰/ ۹۴

اللحیۃ الخ حدثنا موسی بن اسمعیل وداؤد بن شعیب قالا حدثنا حماد عن علی بن زید عن سلمۃ الخ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق بالماء ولم یذکر واعفاء اللحیۃ وروی نحوہ عن ابن عباس قال خمس کلھا فی الرؤس ذکر فیہ الفرق ولم یذکر اعفاء اللحیۃ قال ابوداؤد روی نحوہ حدیث حماد عن طلق بن حبیب ومجاھد وعن بکر المزنی قولھم ولم یذکر اعفاء اللحیۃ[2]۔	بڑھانا الخ۔ہم سے موسٰی بن اسمٰعیل اور داؤد بن شعیب نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا اس نے علی بن زید اس نے سلمہ سے روایت کیا۔الخ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امور فطرت یہ ہیں: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا،اس میں داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں۔ یونہی عبداللہ ابن عباس سے بھی روایت کی گئ (چنانچہ)آپ نے فرمایا: پانچ کام ہیں اور وہ سب سر کے متعلق ہیں ان میں سر میں مانگ نکالنے کا ذکر فرمایا مگر داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں فرمایا۔

امام ابوداؤد نے فرمایا:اسی جیسی حدیث حماد بواسطہ طلق بن حبیب اور مجاہد سے روایت کی گئ ہے اور بکر مزنی سے بھی۔ان سب کا قول مروی ہے مگر اس میں اِعْفَاءُ اللِّحْیَۃ یعنی داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں۔ت)

حاصل اس کا یہ کہ ان نودس رواۃ نے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس حدیث میں داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ اس کی جگہ مانگ کو فرمایا اس سے بھی معلوم ہوا کہ داڑھی بڑھانا بھی ویسی ہی سنت ہے جیسے مانگ کا رکھنا،معہذا یہ حدیث مختلف فیہ تو ضرور ہے پس لائق اعتبار نہ رہی۔پھر صحیح بخاری میں یوں ہے:

خالفوا المشرکین قصوا الشوارب واعفوا اللحی[3]۔	مخالفت کرو مشرکین کی،ترشواؤ مونچھ،اور بڑھاؤ داڑھی۔

خالفوا المشرکین یہ جملہ "ففیہ نظر" اس واسطے کہ بعض مشرکین داڑھی بڑھاتے رہتے ہیں پس ان کی مخالفت یہ ہے کہ داڑھی منڈاؤ،اور بعض منڈاتے ہیں تو ان کی مخالفت یہ ہے کہ بڑھاؤ بہر حال بڑھانے اور منڈانے والے دونوں خالفوا المشرکین میں داخل ہیں کیونکہ مخالفت کا حکم عام ہے۔

---

[2] سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب السواک من الفطرۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۸

[3] صحیح البخاری کتاب اللباس قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۷۵

جس مشرک کی چاہیں مخالفت کریں باقی رہا اس کا جواب "وقصواالشوارب واعفوااللحی" (مونچھیں کتراؤاور داڑھیاں بڑھاؤ۔ت) مخفی نہ رہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ درستگی اخلاق کے واسطے مبعوث ہوئے،اسی لئے ہمارے پیغمبر آخر زمان بھی مبعوث ہوئے،ان پر دین کامل اور نبوت ختم ہوگئی۔ "اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ"[4] آج کے دن ہم نے تمہارا دین تم پر کامل کردیا۔داڑھی بڑھانا اخلاق میں داخل ہے تو باوجود اس کے قرآن کامل کتاب اللہ کی ہے۔اخلاقی احکام سے خالی ہے تو دین کامل نہ ٹھہرا۔لامحالہ کہنا پڑے گا کہ یہ اخلاق میں داخل نہیں اور اس سے ہمارا مطلب حاصل ہوجاتا ہے۔

داڑھی بڑھانا مستحب البتہ ہے یا بہت ہوگا تو سنت۔لیکن یہ بھی حد اعتدال تک ۔

ریش بایدت دوسہ موئے وزنخداں پوشی　　　نہ کہ درسایہ اوبچہ دہد خرگوشی

(تجھے ایسی داڑھی چاہئے کہ جس کے چند بال ہوں جو ٹھوڑی چھپادیں۔نہ کہ ایسی کہ جس کے سائے میں خرگوش بچہ دے۔ت)

قول عرب ہے:

من طال لحیتہ فقد نقص عقلہ۔	جس کی داڑھی طویل (لمبی) ہو اس کی عقل کم ہوتی ہے۔(ت)

بغرض محال تسلیم بھی کرلیں کہ داڑھی بڑھانا فرض یا منڈوانا حرام ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

"وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا" [5] (یعنی احرام سے فارغ ہونے کے بعد شکار کرو۔شکار کرنا صیغہ امر میں فرمایا گیا جو علامت فرضیت ہے لیکن آج تک اس پر عمل درآمد نہ ہوا،سبب اس کا یہ ہے کہ یہ حکم طبائع پر موقوف رکھا گیا کہ جی چاہے تو شکار کرو۔

حاصل یہ کہ شریعت کے بعض احکام ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا نہ کرنا موجب عتاب شرعی نہیں۔فرضیت یا حرمت قرآن ہی سے ثابت ہوسکتی ہے یا حدیث متواتر یا مشہور ہو،حرام فرض کے مقابلہ میں آتا ہے۔تو جب داڑھی منڈانا حرام ہوا تو رکھنا فرض ہوا مگر فرض کسی نے نہ لکھا ۔

زقرآن سخن گفتہ ام وزحدیث　　　سر از من نہ پیچد جزاب لہ خبیث

سخن راست گر تو بگوئی ہے　　　بدست حقائق پپوئی ہے

پس اعفائے لحیہ چرا گوئی فرض　　　تنت راخباثت مگرگشت مرض

[4] القرآن الکریم ۵/ ۳

[5] القرآن الکریم ۵/ ۲

گرایدوں کہ قرآں ہمی کامل ست   پس اعفائے لحیہ چرا مضمر ست

(قرآن وحدیث کے حوالے سے بات کررہاہوں لہٰذا میری بات سے بیوقوف خبیث کے علاوہ کوئی برانہ منائیگا اگر تو سچی بات کہتا رہے گا تو حقائق کے ہاتھوں میں دوڑتا رہے گا ___ پھر تو داڑھی بڑھانے کو کیوں فرض کہتا ہے؟ شاید تیرے جسم میں خباثت کا مرض پیدا ہوگیا ہے۔ اے بے ہمت اگر قرآن مجید کامل ہے تو پھر اس میں داڑھی کا ذکر کیوں پوشیدہ ہے۔ت) انتہی۔ یہ قول ولید کا کیسا اور داڑھی منڈوانے کا حکم کیا؟

الجواب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمدللہ الذی ھدٰنا للاسلام ووفقنا لاقتفاء اٰثار انبیائہ الکرام و اجتناب اقذار الکفرۃ الانجاس الارجاس اللیام و افضل الصلوٰۃ والسلام علی سیدالھادین الی سبیل السلام* الذی اوتی القراٰن ومثلہ معہ فی احکام الاحکام وان رغم انف الملحدین فی الدین المارِدین الطغام وعلی اٰلہ واصحابہ المتأدبین باٰدابہ الذین اداروا بالقتل والاسرر الھدم الرحی علی الجمع المقبوح المنبوح المحلوق اللحی من علوج الارداm ومجوس الاعجام فصلی اللہ تعالٰی علی الحبیب والہ مظاھر جمالہ وعلینامعھم الی یوم القیمۃ o	اللہ تعالٰی کے نام سے ابتداء کررہاہوں جو بڑا رحم کرنے والا۔ مہربان ہے۔ تمام تعریفیں اس اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی ہدایت بخشی اور ہمیں انبیاء کرام کے آثار پر چلنے کی توفیق دی اور کمینے کافروں کی ظاہری باطنی گندگیوں (آلودگیوں) سے بچایا۔ اعلٰی وافضل درود وسلام اس آقا کے لئے جو لوگوں کو سلامتی کی راہوں سے روشناس کرانے والے ہیں وہ جنھیں قرآن مجید اور اس کے ساتھ اس جیسا اور کلام احکام کی مضبوطی کے لئے عطا کیا گیا ہے اگرچہ امور دین میں کمینے (بے وقوف) بے دین سرکشوں کی ناک خاک آلود ہو، اور درود وسلام ہو آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر۔ جو ان کے آداب سے ادب پانے والے ہیں۔ وہ جنھوں نے قتل، قید اور شکست کی ایسی چکی چلائی جو قوی کافروں اور عجم کے رہنے والے مجوسیوں کے ایسے گروہ پر جو بگڑے ہوئے بھونکے ہوئے، اور داڑھیاں منڈوائے ہوئے تھے۔ پس قیامت تک حبیب خدا ان کی آل اور ان کی معیت ہم سب پر اللہ تعالٰی کی (بے مثال) رحمت ہو۔ (ت)

رب انی اعوذبك من همزات الشیٰطین و اعوذبك رب ان یحضرون، قال ربنا تبارك وتعالٰی: "وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِیۡنَ ﴿۱۹۹﴾"[6]	اے میرے پروردگار! میں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے میرے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں، ہمارے پروردگار نے ارشاد فرمایا جو پاک اور برتر ہے جاہلوں سے منہ پھیر لے۔

ولید پلید جس کی علمی لیاقت پر ماشاء اللہ خود اسی تحریر کا ایک ایک فقرہ گواہ:

(۱) خاک بر سر مضامین الفاظ تک ٹھیک نہیں نثر، نثرہ نثار نظم نظم پر دیں۔

(۲) عبارت ماثبت ترکہ ترجمہ جس کی حرمت۔

(۳) اصل عبارت خود مضر مقصود کہ ترک حلق یقینا قطعاً متواتر بلکہ ضروریات دین سے ہے۔

(۴) ترجمہ دیکھئے تو دور موجود کہ حرام کی حد میں حرمت ماخوذ۔

(۵) سنن ابی داؤد شریف سے نقل عجب مضحکہ خیز جہل وسفاہت ازروئے چالاکی کچھ براہ جہالت اصل حدیث حسن متصل مسند کہ نہ صرف سنن ابی داؤد بلکہ صحیح مسلم و سنن نسائی وجامع ترمذی وسنن ابن ماجہ ومسند احمد وغیرہا اجلہ کتب مشہورہ میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی کہ خود حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں: دس چیزیں اصل فطرت وشرائع قدیمہ مستمرہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتحیۃ سے ہیں ازانجملہ لبیں کتروانی داڑھی بڑھانی یہ حدیث جلیل جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں تخریج فرمایا، امام ابوداؤد نے سکوت کیا، امام ترمذی نے **هذا حدیث حسن**[7] (یہ حدیث حسن ہے۔ت) کہا، اس کی وقعت چھپانے کو سند تو سند یہ بھی نقل نہ کیا کہ کس کی روایت ہے۔ (ام المومنین) کس کا ارشاد ہے (حضور افضل المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وعلیہا وسلم) دوسری حدیث کہ خود نفس اسناد میں امام ابوداؤد نے اس کی سند میں ارسال یا انقطاع

---

[6] القرآن الکریم ۷/ ۱۹۹

[7] صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب خصال الفطرۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۲۹، سنن ابی داؤد باب السواک من الفطرۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۸، جامع الترمذی ابواب الادب باب ماجاء فی تقلیم الاظفار امین کمپنی کراچی ۲/ ۱۰۰

کا پتا بتادیا تھا تابعی تک رکھتے ہیں تو مرسل ہوتی ہے۔ صحابی تک پہنچاتے ہیں تو منقطع ہوئی جاتی ہے۔ ناقل عاقل ابتداء سے اس کی سند نقل کرلایا۔ جب اس پر آیا صاف قطع کرکے الی اخرہ پردہ چھپایا حالانکہ اہل علم کے نزدیک اسی قدر نقل اس کا حال جاننے کو بس تھی ارسال وانقطاع سے قطع نظر کیجئے خود سند مین سلمہ بن محمد مجہول اور علی بن جدعان شیعی ضعیف واقع، اصل عبارت سنن ابی داؤد یوں ہے:

حدثنا موسٰی بن اسمعیل وداؤد بن شبیب قالا حدثنا حماد عن علی بن زید عــه۱ ـعن سلمۃ عــه۲ عن محمد بن عمار بن یاسر قال موسٰی عن ابیہ عــه۳ وقال داؤد عن عمار عــه۴ بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضہ والا ستنشاق فذکر نحوہ ولم یذکر اعفاء اللحیۃ زادوا الختان [8] الخ۔	موسٰی بن اسمٰعیل اور داؤد بن شبیب نے ہم سے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، اس نے علی بن زید، اس نے سلمہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے روایت کی، موسی نے کہا (عن ابیہ) یعنی اس نے اپنے باپ سے اسے روایت کیا۔ داؤد نے کہا عن عمار بن یاسر یعنی اس نے عمار بن یاسر سے روایت کی (اللہ تعالٰی ان سب سے راضی ہو) حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امور فطرت میں سے ہیں: کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا، پھر اس طرح حدیث بیان کی اور داڑھی بڑھانے کا ذکر نہ کیا اور ختنہ کرنے کا اضافہ فرمایا، الخ (ت)

(۶) پھر اس حدیث کو اس کے مخالف سمجھنا کیسی جہالت بے مزہ اس میں تو خود من تبعیضیہ موجود ہے کہ فرمایا خصال فطرت سے بعض چیزیں یہ ہیں خود معلوم ہوا کہ بعض اور بھی ہیں۔ تو داڑھی بڑھانے

عــه۱: ضعیف من الرابعۃ ۱۲ (تقریب التہذیب ترجمہ ۴۷۵۰ علی بن زید بیروت ۱/ ۶۹۴)

عــه۲: مجہول من الخامسۃ ۱۲ (تقریب التہذیب ترجمہ ۲۵۱۷ سلمہ بن محمد بیروت ۱/ ۳۷۹)

عــه۳: مقبول من الثالثۃ ۱۲ (تقریب التہذیب ترجمہ ۷۰۴۱ موسٰی بن ابی موسٰی بیروت ۲/ ۲۲۹)

عــه۴: روایتہ عن جدہ مرسلہ ۱۲ میزان۔

[8] سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب السواک من الفطرۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۸

کا اس میں ذکر نہ آنا حدیث ام المومنین کا کب مخالف ہوسکتا ہے اور یہ تو جاہلوں سے کیا کہا جائے اہل علم جانتے ہیں کہ ایسی جگہ عدد میں بھی حصر مقصود نہیں ہوتا بلکہ اعانت ضبط وحفظ کے لئے صرف مذکورات کا شمار کرنا، ولہذا ہم اس حدیث دوم کی زیادات یعنی ختان وانتضاح کو بھی خصال فطرت سے مانتے ہیں اور حدیث اول کو باآنکہ اس میں عدد مذکور ہے اس کا نافی نہیں جانتے **عشر من الفطرۃ** (دس کام فطرت میں سے ہیں۔ت) نہیں **الفطرۃ عشر** (فطرتی کام دس ہیں۔ت) ہوتا جب بھی زیادہ کے منافی نہ تھا ولہذا ابوبکر ابن نے شرح ترمذی میں العربی خصال فطرت کا عدد تیس تک پہنچایا، اتحاف السادۃ المتقین میں ہے:

مفہوم العدد لیس بحجۃ لانہ اقتصر فی حدیث ابی ھریرۃ علی خمس وفی حدیث ابن عمر علی ثلث وفی حدیث عائشۃ علی عشر مع ورود غیر ھا وقد تقدم انھا الثلثۃ عشر واوصلھا ابوبکر بن العربی الی ثلثین[9]	عدد کا مفہوم حجت نہیں کیونکہ حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں صرف پانچ کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر کی حدیث میں تین پر اور ام المومنین سیدہ عائشہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کی حدیث میں دس کا ذکر ہے حالانکہ ان کے علاوہ بھی امور وارد ہوئے ہیں (لہذا اگر مفہوم عدد حجت ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔ مترجم) اور اس سے قبل ذکر ہوا کہ امور فطرت تیرہ ہیں۔علامہ ابوبکر ابن عربی نے انھیں تیس تک پہنچایا ہے۔(ت)

فتاوٰی فقیر کے مجلد رابع میں مسئلہ بوجوہ افضیلت حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور تفصیل بازغ دیکھنی ہو تو فقیر کا رسالہ البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص ملاحظہ کیجئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بھی فرمایا:

فضلت علی الانبیاء بست، مسلم[10] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	میں چھ باتوں میں تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا۔(مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

کہیں فرمایا:

اعطیت خمسا لم یعطھن احد من قبلی۔	مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو

---

[9] اتحاف السادۃ المتقین کتاب اسرار الطہارۃ فصل فی اللحیۃ عشر الی آخرہ دارالفکر بیروت ۲/ ۴۲۹

[10] صحیح مسلم کتاب المساجد قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۹۹

الشیخان [11] عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	نہ ملیں (امام بخاری ومسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

ایک حدیث میں ہے:

فضلت علی الانبیاء بخصلتین۔البزار [12] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	میں انبیاء پر دو باتوں میں فضیلت دیا گیا۔(بزار نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راویت کیا۔ت)

دوسری میں ہے:

ان جبرئیل بشرنی بعشر لم یؤتھن نبی قبلی [13] ابن ابی حاتم وعثمان الدارمی وابونعیم عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	جبریل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔(ابن ابی حاتم وعثمان الدارمی وابونعیم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

طرفہ یہ کہ ان سب احادیث نہ صرف عدد کہ معدود بھی مختلف ہیں کسی میں کچھ فضائل شمار کیے گئے کسی میں کچھ کیا یہ حدیثیں **معاذاللہ** باہم متعارض سمجھی جائیں گی یا دو یا دس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فضیلتیں منحصر، حاش للہ ان کے فضائل نامقصور اور خصائص نامحصور، بلکہ حقیقۃً ہر کمال ہر فضل ہر خوبی میں عموما اطلاقا انھیں تمام انبیاء مرسلین وخلق اللہ اجمعین پر تفضیل تام وعام مطلق ہے کہ جو کسی کو ملا وہ سب انھیں سے ملا اور جو انھیں ملا وہ کسی کو نہ ملا، ع

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(یارسول اللہ! جو جو خوبیاں تمام انبیاء کو دی گئیں وہ تمام تنہا آپ کو دے دی گئیں۔ت)

بلکہ انصافاً جو کسی کو ملا آخر کس سے ملا، کس کے ہاتھ سے ملا، کس کے طفیل سے ملا، کس کے پرتو سے ملا، سی اصل ہر فضل ومنبع ہر جود وسرا ایجاد وتخم وجود سے۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

---

[11] صحیح البخاری کتاب التیمم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۸، صحیح مسلم کتاب المساجد قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۹۹

[12] مجمع الزوائد بحوالہ البزار کتاب النبوۃ باب عصمۃ من القرین دارالکتاب بیروت ۸/ ۲۲۵

13

ع فانما اتصلت من نورہ بھم

(اس کے نور سے ہی یہ سب کچھ ان تک پہنچا ہے۔ت)

ے انما مثلوا صفاتك للناس کما مثل النجوم الماء

(تمھاری صفات لوگوں کے لئے منعکس ہوگئیں جیسے ستارے پانی میں منعکس ہوجاتے ہیں۔ت) [یعنی اصل صفات تو آپ کو بفضلہ تعالٰی عطا ہوئیں البتہ دیگر اہل فضل وکمال میں آپ کی صفات کا پرتو اور عکس ہے جیسا کہ پانی میں اس کے صاف وشفاف ہونے کی وجہ سے ستاروں کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ مترجم]

یہ تقریر فقیر نے اس لئے ذکر کی یہ حدیث **خمس من الفطرة** (پانچ کام فطرت سے ہیں۔ت) یا **الفطرة خمس** (فطرتی کام پانچ ہیں۔ت) یا قول ابن عباس خمس کلھا فی الراس (پانچ کام سب سر کے متعلق ہیں۔ت) دیکھ کر سفہا کو سودا نہ اچھلے۔

(۷) کمال سفاہت یہ کہ ایک سند کے سب راویوں کو جدا جدا شمار کرکے حکم لگادیا ان نو دس رواۃ نے یوں روایت کی حالانکہ سلسلہ سند میں اگر یکے از دیگرے ہزار تک عدد رواۃ پہنچے تو وہ ایک ہی راوی کی روایت ہے اس میں تعدد نہیں ہوسکتا جب تک مرتبہ واحدہ میں متعدد رواۃ نہ ہوں ورنہ سند عالی سے نازل اشرف ہو خصوصا ان کے نزدیک جو کثرت رواۃ سے ترجیح مانتے ہیں حالانکہ یہ بالبداہۃ باطل، وہ تو خیر گزری کہ یہ شخص خود سلمہ تک کوئی سند متصل نہ رکھتا تھا ورنہ آپ سمیت کوئی تیس چالیس گن دیتا کہ اتنے راویوں نے اعفاء ذکر نہ کیا۔

(۸) کچھ پڑھا لکھا ہوتا تو اپنی ہی نقل کردہ عبارت دیکھتا کہ ابوداؤد نے **لم یذکر اعفاء اللحیة** (اس نے داڑھی بڑھانے کا ذکر نہ کیا۔ت) بصیغہ واحد فرمایا ہے کہ اس راوی نے اعفاء لحیہ کا ذکر نہ کیا یا **لم یذکروا** بصیغہ جمع ظاہرا اپنی نقل میں جو **لم یذکروا اعتقاء اللحیة** واقع ہوا اور واؤ عطف کو واو جمع سمجھا اور سابق ولاحق کے تمام صیغ مفردہ ذکر زاد قال **لم یذکر** سے آنکھیں بند کرکے صاف "**لم یذکروا**" بنالیا کہ تمام رجال سند کو شامل ہو۔

(۹) لطیف تر یہ کہ ان سب رواۃ نے یہ روایت کی کہ آنحضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس حدیث میں داڑھی بڑھانے کا ذکر نہ کیا بے علم بے چارہ "قولھم" کے معنی بھی نہیں جانتا اور ناحق وناروا آثار موقوفہ ومقطوعہ کہ قول رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ٹھہرائے دیتا ہے۔ ابن عباس صحابی ہیں اور مجاہد وبکر وطلق تابعین یہ آثار خود انھیں حضرات کے اپنے قول ہیں نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ

وسلم وسلم کے ارشاد۔

تنبیہ: طلق سے ان کا قول بھی دونوں طرح مروی۔ نسائی[14] نے بسند صحیح ان سے دس کامل روایت کیں جن میں توفیر اللحیہ موجود۔

(۱۰) لطف بر لطف یہ کہ ان سب نے اس کی جگہ مانگ روایت کی۔ اللہ اللہ اتنا بے ادراک اور ایسا بیباک، ذرا کسی ذی علم سے عبارت ابی داؤد کا ترجمہ کرا کر دیکھئے کہ وہ مانگ کا ذکر صرف اثر ابن عباس میں بتاتے ہیں یا ان سب کی روایت یہی ٹھہراتے ہیں۔ بے علم کے نزدیک گویا عدم ذکر اعفاء لحیہ کے معنی ہی یہ ٹھہرے ہیں کہ اس کی جگہ مانگ کا ذکر کیا۔

(۱۱) جب جہالت کی یہ حالت تو اس کی کیا شکایت کہ اپنے اس زعم باطل میں فرق واعفاء کا ذکر وشمار میں تبادل سمجھ کر دونوں کا حکم یکساں ٹھہرادیا۔ ایسا ہوتا بھی تو اس کا حاصل صرف اتنا نکلتا کہ جس بات کا یہاں تذکرہ ہے یعنی خصال فطرت سے ہونا، اس میں دونوں شریک ہیں نہ یہ کہ سب احکام میں یکساں ہیں۔ عمدۃ القاری وفتح الباری وارشاد الساری شروح صحیح بخاری وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے:

واللفظ للخطیب ھذا الخصال منھا ماھو واجب کالختان وما ھو مندوب ولا مانع من اقتران الواجب بغیرہ کما قال تعالٰی کلوا من ثمرہ اذا اثمر واتواحقہ یوم حصادہ فایتاء الحق واجب والاکل مباح[15]	الفاظ خطیب بغدادی کے ہیں ان خصائل میں سے بعض واجب ہیں جیسے ختنہ، اور بعض مستحب ہیں، اور کسی واجب کو دوسرے کے ساتھ جوڑنے اور ملانے میں کوئی مانع نہیں جیسا کہ اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: کھاؤ ان کا پھل جب وہ پھل لائیں اور کٹائی کے دن ان کا حق ادا کرو (یہاں آیت میں) حق ادا کرنا واجب ہے جبکہ کھانا مباح ہے (یہاں واجب، غیر واجب دونوں کا یکجا ذکر ہوا)۔ (ت)

(۱۲) پھر چالاکی یہ کہ اس کے متصل جو امام ابوداؤد نے دوسری حدیث مرفوع حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ایک اثر امام ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ذکر کیا کہ ان میں بھی داڑھی بڑھانے کو شمار فرمایا: ناقل عاقل اسے اڑا گیا۔ عبارت سنن یہ ہے:

وفی حدیث محمد بن عبداللہ بن ابی مریم عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن	محمد بن عبداللہ بن ابن مریم کی حدیث میں بواسطہ ابو سلمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ

[14] سنن النسائی کتاب الزینۃ باب من السنن الفطرۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۲۷۴

[15] ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب اللباس باب قص الشارب دار الکتاب العربی بیروت ۸/ ۴۶۲

النبی صلی تعالٰی علیہ وسلم واعفاء اللحیۃ عن ابراھیم النخعی نحوہ وذکر اعفا اللحیۃ والختان[16]	انھوں نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت فرمائی اور داڑھی بڑھانا، ابراہیم نخعی سے اسی طرح کی روایت ہے، انھوں نے داڑھی بڑھانا اور ختنہ کرنا دونوں کا ذکر فرمایا۔ (ت)

(۱۳) کمال جہالت دیکھئے کہ اپنے مقام اجتہاد سے تنزل کرکے داڑھی بڑھانے کو فرض منڈانے کو حرام تسلیم کرتا اور اس تسلیم کی تقدیر پر امر اباحت کے لئے ہونے سے جواب دیتا ہے بے عقل سے کون کہے کہ جب حرمت تسلیم پھر اباحت کہاں۔

(۱۴،۱۵،۱۶) اللہ عزوجل کے پاک مبارک رسولوں سے استہزاء انھیں بے اعتدالی کا مرتکب بتانا شرع مطہر کو بے اعتدالیوں کا پسند کرنے والا ٹھہرانا، موسٰی کلیم اللہ وہارون نبی اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام کی نسبت وہ ملعون الفاظ کہ دشمن نے بڑھی داڑھی، الخ۔ ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریش مطہر بڑی ہونا قرآن عظیم سے ثابت جان کر پھر وہ ناپاک ملعون شعر دو تین بال پر اعتدال بند اور شریعت وانبیاء کو بڑھانا پسند، ان باتوں کا جواب کفرستان ہند میں کیا ہو سکتا ہے۔ مگر صبح قیامت قریب ہے۔

"وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ "[17] "قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ"[18] "وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾ "[19]	عنقریب ظالم جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پر پلٹ جایا کرتے تھے یا انھیں کس کروٹ پر پلٹنا ہوگا۔ فرمادیجئے کیا اللہ تعالٰی اس کی آیات اور اس کے رسولوں کے ساتھ ہنسی مزاح کرتے ہو اور جو لوگ اللہ تعالٰی کے رسول کو دکھ دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (ت)

جب جہل وجہالت وشیوہ جاہلیت وبقیدی وجرات کی یہ نوبت تو کلام وخطاب کا کیا محل اور حق کے حضور گردن جھکانے کی کیا امل مگر قرآن عظیم نے جہاں اعراض کا حکم بتایا "فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ"[20] (کھول کر بیان کردو جیسا کہ تم کو حکم دیا جاتا ہے۔ت) "لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ"[21] (لوگوں کے لئے واضح

---

[16] سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب السواک من الفطرۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۸

[17] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

[18] القرآن الکریم ۹/ ۶۵

[19] القرآن الکریم ۹/ ۶۱

[20] القرآن الکریم ۱۵/ ۹۴

[21] القرآن الکریم ۳/ ۱۸۷

طور پر) بیان کردو، ت) بھی ارشاد فرمایا، لہذا ایضاح حق وازاحت باطل واستیصال شبہات واستحصال دلائل کے لئے یہ چند **تنبیہیں** مکتوب او ر مسلمانوں کے حق میں حضرت حق سے حق پر استقامت مطلوب، وماتوفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب. (مجھے توفیق نہیں ہو سکتی سوائے اللہ تعالٰی کے فضل وکرم کے، اور میرا اسی پر بھروسا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ت)

تنبیہ اول: مسلمانو! تمہارے رسول کریم سید عالم عالم اعلم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو رب عزوجل نے علم اولین وآخرین عطا فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر قرآن عظیم اتارا "تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ"[22] ہر چیز کا روشن بیان "تَفْصِيْلَ كُلِّ شَیْءٍ"[23] ہر شیئ کی کامل شرح، "عــہ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ"[24] ہم نے کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔ اس میں تمام احکام جزئیہ تفصیلیہ ہی نہیں بلکہ ازلا ابدا جمیع کوائن وحوادث بالاستیعاب موجود ہیں۔ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کتاب اللہ فیہ نبأ ماقبلکم وخبر مابعدکم وحکم مابینکم رواہ الترمذی[25]۔	قرآن اس میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس شے کی جو تمہارے بعد ہے اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔ (اسے ترمذی نے روایت کیا۔ ت)

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں:

لوضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ ذکرہ ابن ابی الفضل المرسی	اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو قرآن عظیم میں اسے پالوں (ابن ابی الفضل مرسی نے

عــہ: ذکر الامام السیوطی ہذہ الایۃ فی النوع الخامس والستین من کتابہ الاتقان مفید ان المراد بالکتاب القراٰن ۱۲۔	امام سیوطی نے اپنی مشہور تفسیر الاتقان فی علوم القراٰن کی پینسٹھویں نوع میں اس آیت کریمہ کا ذکر فرمایا ہے اور یہ فائدہ بیان فرمایا کہ (یہاں) آیت میں کتاب سے قرآن مجید مراد ہے۔ ۱۲ (ت)

[22] القرآن الکریم ۱۶/ ۸۹
[23] القرآن الکریم ۱۲/ ۱۱۱
[24] القرآن الکریم ۶/ ۳۸
[25] جامع الترمذی ابواب فضائل القرآن امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۱۴

نقل عنہ فی الاتقان [26]۔	اسے ذکر فرمایا الاتقان میں ان سے نقل کیا گیا۔(ت)

امیر المومنین علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

لوشئت لاوقرت من تفسیر الفاتحۃ سبیعن بعیرا [27]۔	میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔

ایک اونٹ کے من بوجھ اٹھاتا ہے اور ہر من میں کے ہزار اجزاء حساب سے تقریبًا پچیس لاکھ جزآتے ہیں۔ یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی۔ پھر یہ علم علم علی ہے۔ اس کے بعد علم عمر، اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے "ذھب عمر بہ تسعۃ اعشار العلم" عمر علم کے نوحصے لے گئے۔ کان ابوبکر اعلمنا ہم سب میں زیادہ علم ابوبکر کو تھا پھر علم نبی تو علم نبی ہے۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم غرض قرآن عظیم وفرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم، جس قدر فہم اسی قدر علم۔

"وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝" [28]	ہم ان مثالوں کو لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں مگر انھیں صرف علم والے ہی سمجھ سکتے ہیں (ت)

کہاوتیں ارشاد تو سب کے لئے ہوئی ہیں پر ان کی سمجھ انھیں کو ہے جو علم والے ہیں۔ پھر علم کے مدارج بے حد متفاوت "وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝" [29] (ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے۔ ت) عالم امکان میں نہایت نہایات حضور سید الکائنات علیہ وعلٰی آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام والتحیات۔ ولہذا ارشاد ہوا:

"اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ" [30]	ہم نے آپ کی طرف سچی کتاب اتاری تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ فرمائیں جو کچھ آپ کو اللہ تعالٰی دکھادیا ہے اس کی روشنی میں (ت)

[26] الاتقان فی علوم القرآن النوع الخامس والستون مصطفی البابی مصر ۲/ ۱۲۶

[27] الاتقان فی علوم القرآن النوع الثامن والسبعون مصطفی البابی مصر ۲/ ۱۸۶

[28] القرآن الکریم ۲۹/ ۴۳

[29] القرآن الکریم ۱۲/ ۷۶

[30] القرآن الکریم ۴/ ۱۰۵

تو حضور کا جو کچھ حکم جو کچھ رائے جو کچھ طریقہ جو کچھ ارشاد ہے سب قرآن عظیم سے ہے "اَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى" [31] (یقینا تمھارے پروردگار کی طرف ہی ہر کام کی انتہاء ہے۔ت) سب قرآن عظیم میں ہے "اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى" [32] (وہ تو صرف وحی ہے جو ان پر کی گئی۔ت) مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے علم تام وشامل سے جانا کہ آخر زمانہ میں کچھ بددین مکار بدلگام فاجر ایسے آنے والے ہیں کہ ہمارا جو حکم اپنی اندھی آنکھوں سے بظاہر قرآن میں نہ پائیں گے منکر ہوجائیں گے۔

"بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ یُحِیْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَ لَمَّا یَاْتِهِمْ تَاْوِیْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ" [33]	بلکہ انھوں نے اس کو جھٹلایا جس کو بذریعہ علم وہ احاطہ نہ کرسکے حالانکہ ابھی ان کے پاس اس کی کوئی تاویل نہیں آتی تھی۔یونہی ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا پھر،دیکھو ظالموں کا کیسا(عبرتناک)انجام ہوا۔(ت)

لہٰذا حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمایا:

الا انی اوتیت القراٰن ومثلہ معہ الا یشك رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القراٰن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وماوجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ماحرم رسول اللہ کما حرم اللہ رواہ الائمۃ احمد والدرامی [34] وابوداؤد والترمذی و ابن ماجۃ بالفاظ متقاربۃ عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اس کا مثل۔خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لئے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو جو حرام پاؤ اسے حرام جانو،حالانکہ جو چیز رسول اللہ نے حرام کی وہ اسی کی مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی۔(ائمہ کرام مثلا امام احمد،دارمی،ابوداؤد،ترمذی اور ابن ماجہ نے تقریبا ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کو روایت کیا ہے۔ت)

---

[31] القرآن الکریم ۵۳/ ۴۲

[32] القرآن الکریم ۵۱/ ۴

[33] القرآن الکریم ۱۰/ ۳۹

[34] جامع الترمذی ابواب العلم ۲/ ۹۱ وسنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب لزوم السنۃ ۲/ ۲۷۶،مسند احمد بن حنبل عن المقدام ۴/ ۱۳۱ وسنن ابن ماجہ مقدمۃ الکتاب ص ۳،سنن الدارمی باب السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ دارالمحاسن القاہرہ ۱/ ۱۱۷

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

لاالفین احدکم متکئا علی اریکته یاتیه الامر مما امرت به اونهیت عنه فیقول لاادری ماوجدنا فی کتاب الله اتبعناه۔ رواہ احمد[35] وابوداؤد والترمذی و ابن ماجة والبیهقی فی الدلائل عن ابی رافع رضی الله تعالٰی عنه۔	خبر دار! میں نہ پاؤں تم میں کسی کو اپنے تخت پر تکیہ لگائے کہ میرے حکم سے کوئی حکم اس کے پاس آئے جس کا میں نے امر فرمایا یا اس سے نہی فرمائی ہو، تو کہنے لگے میں نہیں جانتا ہم تو جو کچھ قرآن میں پائیں گے اسی کی پیروی کریں گے۔ (امام احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اس کو حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالے سے روایت کیا۔ت)

اور ایک حدیث میں ہے حضور والاصلوٰۃ اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ نے فرمایا:

ایحسب احدکم متکئا علی اریکته قدیظن ان الله لم یحرم شیئا الا مافی هذا القراٰن الا وانی والله قد امرت ووعظت ونهیت عن اشیاء انها لمثل القراٰن او اکثر، رواہ ابوداؤد[36] عن العرباض بن ساریة رضی الله تعالٰی عنه۔	کیا تم میں سے کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں سن لو خدا کی قسم میں نے حکم دئے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں (امام ابوداؤد نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالے سے اسے روایت کیا۔ت)

اس منکر کا داڑھی بڑھانے کے حکم کو کہنا قرآن میں کہیں نہیں اور اسی بناء پر احادیث صحیحہ سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو یہ کہہ کر رد کردینا کہ داڑھی بڑھانا اخلاق میں ہوتا تو قرآن میں کیوں نہ آتا وہی پیٹ بھرے بے فکرے بے نصیبے بے بہرے کی بات ہے جس کی پیشگوئی حضور

[35] جامع الترمذی ابواب العلم ۲/ ۹۱ و سنن ابی داؤد کتاب السنة ۲/ ۲۷۹ و سنن ابن ماجه مقدمة الکتاب ص ۳

[36] سنن ابی داؤد کتاب الخراج والامارة باب التعشیر اهل الذمة الخ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۷۶

عالم ماکان ومایکون فرما چکے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ سچ فرمایا رب جل وعلانے:

"فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۶۵ "[37]	تمھارے پروردگار کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتے جب تک وہ آپس کے جھگڑوں میں تمھیں حاکم تسلیم نہ کرلیں۔ پھر تمھارے فیصلہ سے اپنے دلوں میں ذراسی تنگی بھی محسوس نہ کریں بلکہ اسے دل وجان سے بغیر کسی کھٹک کے مان لیں۔ (ت)

قرآن عظیم قسم کھاکر فرماتا ہے کہ اے نبی! جب تک تیری باتیں دل سے نہ مان لیں ہر گز مسلمان نہ ہوں گے طوطے کی طرح زبان سے لاکھ کلمہ رٹے جائیں کیا ہوتا ہے۔

تنبیہ دوم: مسلمانو! یہ گمراہ قوم جن کی پیشگوئی احادیث مذکورہ میں گزری صرف حدیثوں ہی کے منکر نہیں بلکہ حقیقۃً قرآن عظیم کو عیب لگانے والے اور دین متین کو ناقص وناتمام بتانے والے ہیں حدیثیں تو یوں چھوڑ دیں کہ انبیاء صرف درستی اخلاق کے لئے آتے ہیں حدیثوں کی باتیں اخلاق سے ہوتیں۔ تو قرآن میں کیوں نہ آتیں ورنہ قرآن اخلاقی احکام سے خالی اور دین ناقص ٹھہرتا ہے۔ جب مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیثیں یوں بیکار گئیں پھر اور کسی کی بات کا کیا ذکر۔

"فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۰ "[38] (پھر وہ اس کے بعد (قرآن مجید کے بعد) اور کس چیز پر ایمان لائیں گے۔ ت)

اب گنتی کے وہ احکام رہ گئے جن کی صاف تصریح کتاب اللہ میں ہے ان کے سوا سب اخلاق سے خارج تہذیب واخلاق کے ہزاروں احکام جن میں کوئی ذی عقل نزاع نہ کرے گے **معاذاللہ** اسلام کے نزدیک مہمل ومعطل اور تمامی دین باطل ومختل، مثلاً مردوں کا داڑھی مونچھ منڈواکر بال بڑھاکر چوٹی گندھواکر ہاتھ پاؤں میں مہندی رچاکر زنانہ کپڑے گوٹہ پٹھے مسالے کے پہن کر سر سے پاؤں تک جڑاؤں گہنوں سے بن ٹھن کر ہزاروں کے مجمع میں ناچنا بھاؤ بتانا کس آیت میں حرام لکھا ہے اعضائے رجولیت کٹاکر زنخنہ بننا ناک پر انگلی رکھ کر تالیاں بجانا کس سورۃ میں منع آیا ہے۔ **وعلی ھذا القیاس** ہزاروں افعال وسواس خناس اب منکر متکبر سے پوچھا جائے کہ ان افعال اور ان کے امثال کو **معاذاللہ** ملت اسلام میں حلال بتاکر دین کو عیاذاً باللہ سخت بیہودہ ونامہذب بنائے گا یاشر ماشرمی حرام ٹھہرا کر نصوص قرآنیہ خالی پاکر **معاذاللہ** قرآن عظیم کو ناقص ناتمام بتائے گا ایسے حضرات کی تمام جدید تحقیقات شقیہ کا اندرونی بخار وہی پادریوں کو خفیہ اعانت دینا اور دین متین کا مضحکہ اڑانا ہوتا ہے "وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝۲۲۷ "[39] (عنقریب ظالم جان لیں گے کہ وہ

---

[37] القرآن الکریم ۴/ ۶۵

[38] القرآن الکریم ۷۷/ ۵۰

[39] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ت) بہت اچھا اگر داڑھی منڈانا حرام نہیں کہ قرآن عظیم میں اس کے احکام نہیں تو جہاں اس پر عمل ہے یہ پوری شرافت کے افعال بھی برت کر دکھادیں کہ ان کی تحریم بھی قرآن میں کہیں نہیں۔ پوری ہی گائے نہ کھایئے کہ دین نیچر کے کامل مومن کہلایئے، اچھا نہ سہی قرآن میں کہیں ناک کٹانا بھی حرام نہیں لکھا الانف بالانف (ناک کے بدلے ناک۔ت) میں دوسرے کی ناک کاٹنے پر سزا ہے اپنی قطع کرانے کا ذکر کیا ہے ایک کاٹ کر دوسری کہاں سے لایئے گا کہ الانف بالانف کا محل پایئے گا جہاں داڑھی منڈائی ہے۔ یہ اونچی گوٹ آنکھوں کی اوٹ جس نے ناحق چہرہ ناہموار کر رکھا ہے اسے بھی دھتا بتائیں لوگ چار ابرو کا صفایا بولتے ہیں یہ پانچوں گانٹھ کمیت ہو جائیں خیر آپ اس پر عمل نہ کریں مگر آپ کی تحریر تو ضرور ہانکے پکارے کہے گی کہ دین اسلام ایسا ناقص دین ہے جس میں ناک کٹانا حرام نہیں یا قرآن عظیم ایسی کتاب ہے جس میں ایسے جرموں پر کچھ الزام نہیں۔

تنبیہ سوم: منکر متکبر کا اثبات حرمت میں قرآن عظیم کے ساتھ حدیث متواتر و مشہور کا نام لے دینا محض عیاری و دنیا سازی یا عجب کورانہ تناقض بازی ہے ہم پوچھتے ہیں جو کسی حدیث متواتر یا مشہور میں آئے قرآن عظیم میں بھی موجود ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو حدیث کی کیا حاجت، اور اس تردید سے کیا منفعت اور اگر نہیں تو اب پوچھا جائے گا کہ وہ حکم داخل اخلاق ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو قرآن عظیم احکام اخلاق سے خالی اور دین معرض نقص و بے کمالی، اور نہیں تو تمھارا مطلب حاصل کہ ایسے حکم کا شرعی ہونا باطل۔ بہت ہو تو مچھلی کا سا شکار سہی، حرمت فرضیت کس نے کہی، مسلمانو! دیکھتے جاؤ کہ ان حضرات کے تمام خیالات کا حاصل بے حاصل وہی ابطال شرع مطہر و اکمال بیقیدی اہل نیچر ہے وبس، "وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ؁" [40] (وہ لوگ جو ظالم ہیں انھیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس کروٹ پلٹا کھانے والے ہیں۔ت)

تنبیہ چہارم: بعینہٖ اسی دلیل سے اجماع بھی باطل، پھر قیاس کس گنتی شمار میں رہے، اور امر قرآنیہ منکر نے "اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ" [41] (جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو۔ت) سے اس کا جواب بھی گھڑ دیا۔ ہر امر میں یہی احتمال قائم، کیا معلوم کہ یہ انھیں احکام میں ہو جن کا نہ کرنا عقاب درکنار موجب عتاب بھی نہیں پھر ایک یہی چلتا فقرہ تمام نواہی قرآنیہ کو بس ہے کہ جس طرح امر کبھی اباحت کے لئے ہوتا ہے یونہی نہی بھی ارشادی ہوتی ہے غرض ایک ہی کرشمے میں شریعت محمدیہ کے تمام اوامر و نواہی بیکار اور معطل ہو کر رہ گئے۔ سچ ہے انسانی آزادی اس کی منادی قید ملت کہاں کی علت، مگر افسوس یہ آنکھوں کے اندھے عقل کے اوندھے سمجھے کہ

---

[40] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

[41] القرآن الکریم ۵/ ۲

آزاد ہوئے اور حقیقت دیکھو تو برباد ہوئے۔اللہ واحد قہار کی بندگی سے سر نکالا اور ابلیس لعین کا پٹا گلے میں ڈالا بندگی تو ہر حال رہی اللہ کی نہیں ابلیس کی سہی ع

ببیں کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

(دیکھو تو سہی کہ تم نے کس سے تعلق توڑا اور کس سے جوڑا یعنی کس سے کٹ کر جدا ہوگئے اور کس سے وابستہ ہو کر مل گئے۔ت)

تنبیہ پنجم: مخالفت مشرکین کے وہ معنی لینا اور داڑھی رکھنے منڈانے دونوں میں مخالفت بتانا کلام پاک حضور سید لولاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کھلا استہزاء و تمسخر ہے۔اللہ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد اطہر اور ایک ناپاک بیباک بے ادراک کا کہنا کہ **فیہ نظر** (اس میں ایک اعتراض واشکال ہے۔ت) پھر اسے دیدہ ودانستہ بازیچہ بنانا

" **يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۝** "[42] (وہ لوگ کتاب کو سمجھنے کے بعد اسے بدل ڈالتے ہیں جبکہ وہ(اس حقیقت کو) اچھی طرح جانتے ہیں۔ت) کا شیوہ دکھانا۔

اوّلاً: دنیا میں کون اندھے سے اندھا خلاف مشرکین کا یہ مطلب سمجھے گا کہ مشرکین روٹی کھاتے ہیں تم بھوکے رہو، وہ پانی پیتے ہیں تم پیاسے مرو، خلاف مشرکین شعار مشرکین میں ہے نہ یہ کہ کوئی مشرک ہمارے بعض افعال اختیار کرے، یا جس فعل کو ہماری شرع مطہر نے پسند فرمایا وہ کسی فرقہ مشرکہ سے بھی واقع ہو تو ہم چھوڑ دیں۔

ثانیاً: یہی معنی مراد ہوتے تو معاذاللہ حکم کس قدر فضول و مہمل تھا۔جو بات ایک کام کرو تو بھی حاصل نہ کرو تو بھی حاصل، اس کے لئے اس کام کا حکم دینا تحصیل حاصل۔

ثالثاً: ترجیح بلا مرجح اس کے عکس کا کیوں نہ حکم ہوا کہ خلاف مشرکین اس میں بھی تھا۔

رابعاً: بلکہ ترجیح مرجوح کہ داڑھی منڈے مشرک مہینوں کی راہ دور ایران وغیرہ میں تھے اور داڑھی والے اہل عرب اپنے ہی وطن میں اپنے ہی شہروں میں۔تو خلاف مشرکین انھیں کے خلاف ظاہر ہوتا یوں تو کوئی ایرانی کبھی اتفاق سے آجاتا تو اپنی مخالفت پاتا پھر بھی خلاف مذہبی نہ سمجھتا بلکہ قومی وملکی کہ اس ملک کے مسلم وکافر سب کو اپنے خلاف دیکھتا۔

خامساً: اللہ اکبر اگر حدیث فقط اس قدر ہوتی کہ **خالفوا المشرکین** مشرکوں کا خلاف کرو۔

---

[42] القرآن الکریم ۲/ ۷۵

تو شاید کسی کچے جنونی پکے مجنونی کو ایسے جنون جاگتے مجنون لے بھاگتے، مگر حدیث میں تو صراحۃً خود اس خلاف کی شرح فرمادی تھی۔ اعفوا الشوارب واعفوا اللحی مشرکین کا یوں خلاف کرو کہ لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ اس کے یہ معنٰی لینا کہ ان کا خلاف کرکے بڑھاؤ خواہ ان کی مخالفت کرکے منڈاؤ کیسی کھلی تحریف اور کیسا صریح استہزاء ہے۔ اللہ اکبر مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وسعت علم جس طرح عجائب قرآن عظیم غیر متناہی ہیں یونہیں عجائب حدیث کی حد نہیں۔ کریمہ: "لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ "[43] (کوئی بندہ کسی دوسرے بندے کا بوجھ (بروز قیامت) نہیں اٹھائے گا اور ہم جب تک کوئی رسول نہ بھیج دیں عذاب نہیں دیتے یعنی اتمام حجت کے بغیر مبتلائے عذاب نہیں کرتے۔ ت) کے لطائف سے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے شمار فرمایا کہ دونوں جملے دو۲ ہمشکل مسائل مختلف فیہا کا فیصلہ فرماتے ہیں۔ پہلا مسئلہ اطفال مشرکین اور دوسرا اہل فترت پر دلیل شافی ہے ان دونوں کا ایک جگہ ارشاد ہونا نظم قرآنی کے عجب دقیقہ سے ہے ذکرہ فی رسالۃ فی الابوین الکریمین (امام سیوطی نے حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے والدین کریمین کے اسلام کے موضوع پر جو رسالہ تحریر فرمایا۔ اس میں اس کا ذکر فرمایا۔ ت) فقیر کہتا ہے امام احمد وطبرانی وضیاء نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تسرولوا وائتزوا وخالفوا اھل الکتاب قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اھل الکتاب[44]۔	پاجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود ونصارٰی کا خلاف کرو اور لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر کرو یہود ونصارٰی کا خلاف کرو۔

یہود ونصارٰی کے یہاں ستر کچھ ضروری نہیں ان کی قومیں اب تک ننگے نہانے کی عادی ہیں حدیث میں ان دو جملوں کا ایک جگہ ارشاد ہونا ایسے گمراہوں گمراہ پرستوں کے جنون کا کافی علاج ہے جس طرح داڑھی میں مخالفت اہل کتاب کے وہ معنی تراشے یونہی پاجامہ وتہبند میں یہی مطلب پہنائے کہ اہل کتاب ستر عورت کرتے بھی ہیں تو چاہے اس عادت کا خلاف کرکے پاجامہ پہنو چاہے اس کی مخالفت سے ننگے پھرو اور پورے مہذب جنٹلمین بنو۔ "وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ "[45]

---

[43] القرآن الکریم ۱۷/ ۱۵

[44] مسند امام احمد بن حنبل حدیث ابی امامہ باہلی المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۶۵۔۲۶۴

[45] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

(عنقریب ظالم جان جائیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ت)

تنبیہ ششم: فرض وواجب اور اسی طرح حرام ومکروہ تحریمی میں فرق دربارہ اعتقاد ہے کہ فرض وحرام کا منکر کافر ٹھہرتا ہے۔

اما مطلقًا کما علیہ ظواھر کلمات الفقھاء الامجاد اوعلی تفصیل فیہ کما علیہ الاعتماد۔	یا مطلقًا جیسا کہ بزرگ فقہاء کرام کے ظاہری کلمات اس پر دلالت کرتے ہیں یا اس میں تفصیل ہے جیسا کہ اس پر اعتماد ہے۔(ت)

بخلاف اخیرین، مگر عمل میں دونوں کا ایک حکم مخالف میں گناہ واثم امتثال میں رجائے ثواب خلاف میں استحقاق غضب و عذاب۔ کما صرح فی کل کتاب (جیسا کہ تمام کتب میں اس کی صراحت کی گئی ہے۔ت) اہل اسلام اپنے رب کے غضب سے ڈریں اور ان گمراہان گرگی چرب زبانیوں پر توجہ نہ کریں بالفرض اصطلاح حنفی میں "ف رض یا ح رام" کا اختلاف نہ ہوا تو یہ فرض اصطلاحی تمھارے کس کام آئے گا جبکہ غضب جبار وعذاب نار کا استحقاق بہر حال موجود **والعیاذ باللہ الغفور الودود**، یقین جانو اس دن کو داڑھی منڈا واحد قہار کے حضور تمھارا حمایتی نہ بنے گا وہ آپ اپنی بھڑکائی آگ میں جلے بھنے گا آئندہ اختیار بدست مختار، مسلمانو! اس کی ٹھیک مثال یہ ہے کہ کوئی گندہ ناپاک بھینس کا گوبر گدھے کی لید کھایا کرے۔ جب اس سے کہا جائے تو (۰۰) کھاتا ہے کہے اسے (۰۰) نہیں کہتے یہ تو لید گوبر ہے اس نجس سے یہی کہا جائے گا کہ یونہی سہی مگر ہر طرح تیرے منہ میں تو گندگی رہی، مسلمانو! مکروہ تحریمی گناہ صغیرہ سہی مگر بعد اصرار کبیرہ اور ہلکا جانتے ہی فوراً اشد کبیرہ۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاصغیرۃ مع الاصرار[46] **رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔**	اصرار سے کوئی گناہ چھوٹا نہیں ہوجاتا(بلکہ بڑا ہوجاتا ہے) دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے اس کو روایت کیا ہے اللہ تعالٰی ان دونوں سے راضی ہو۔ (ت)

پھر یہ ظالمین براہ چالاکی حرام حرام کی اصطلاح لئے ہوئے ہیں حقیقۃً مباح محض شیر مادر جانتے ہیں جب تو "**اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا**"[47] (جب تم حلال ہوجاؤ یعنی احرام کی پابندی ختم ہوجائے

---

[46] الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی حدیث ۷۹۴۴ ابن عباس دارالکتب العلمیہ بیروت ۵/ ۱۹۹

[47] القرآن الکریم ۵/ ۲

اور احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔ (ت) [یعنی حدود حرم سے باہر شکار تمھاری پسند اور چاہت پر موقوف ہے مترجم] کی مثال اور عقاب در کنار عتاب بھی نہ ہونے کا خیال ہے۔ شیطان کے بڑھاوے ایسے ہی ہوتے ہیں۔

"یَعِدُهُمْ وَیُمَنِّیْهِمْ ؕ وَمَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝" [48]	شیطان ان سے وعدہ کرتا ہے اور انھیں امید دلاتا ہے اور شیطان ان سے سوائے دھوکے اور فریب کے کوئی وعدہ نہیں کرتا (یعنی اس کا ہر وعدہ سبز باغ اور فریب ہوتا ہے)۔ (ت)

انتباہ: سنا گیا کہ اس منکر متکبر کی طرح کوئی اور حضرت بھی اس مسئلہ میں مخالفت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر تلے ہوئے ہیں اس نے اباحت محضہ کا ڈنڈا پکڑا اور وہ اپنے زور زور میں اور راہ چلے ہیں کہ داڑھی منڈانا حرام نہیں۔ اور مکروہ تحریمی میں خود اختلاف ہے کہ وہ حرمت سے قریب ہے یا حلت سے نزدیک مسلمانو! راہ فریب سے دور

"لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝" [49] (اور ہر گز تمھیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی) یہ ان قائل صاحب کا محض افترائے گندہ وایجاد بندہ ہے آج تک جہاں میں کسی عالم نے مکروہ تحریمی کو قریب. بحلت نہ بتایا تمام کتب مذہب موجود ہیں حضرات شیخین وامام محمد رضی اللہ تعالٰی عنہم میں یہ اختلاف بتایا جاتا ہے کہ ان کے نزدیک مکروہ تحریمی عین حرام ہے اور ان کے نزدیک اقرب بحرام۔ تنویر الابصار وغیرہ عامہ اسفار میں ہے:

کل مکروہ حرام عند محمد وعندھما الی الحرام اقرب [50]۔	امام محمد رحمہ اللہ تعالٰی کے نزدیک ہر مکروہ حرام ہے جبکہ امام صاحب اور امام ابویوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک حرام سے قریب تر ہے۔ (ت)

اور عند التحقیق یہ بھی صرف اطلاق لفظ کا فرق ہے معنی سب کا ایک مذہب خود امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے ناقل کہ انھوں نے امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی: اذا قلت فی شیئ اکرہ فما رأیك فیه جب آپ کسی شیئ کو مکروہ فرمائیں تو اس میں آپ کی کیا رائے ہوتی ہے؟ قال التحریم فرمایا حرام ٹھہرانا ذکر فی ردالمحتار [51] عن شرح التحریم

---

[48] القرآن الکریم ۴ /۱۲۰

[49] القرآن الکریم ۳۵ /۵

[50] درمختار شرح تنویر الابصار کتاب الحظر والاباحۃ مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۳۵

[51] ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۱۴

للامام ابن امیر الحاج عن مبسوط الامام محمد رحمہم اللہ تعالٰی (فتاوٰی شامی میں اس کو شرح التحریر کے حوالے سے ذکر فرمایا جو امام ابن امیر الحاج کی تصنیف ہے انھوں نے مبسوط امام محمد سے نقل فرمایا (اللہ تعالٰی ان سب پر رحم فرمائے)۔ت)

تنبیہ ہفتم: آیات قرآنیہ میں۔ حق فرمایا ہمارے رب جل وعلانے:

"فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ۝۴۶ "[52]	ہے یوں کہ آنکھیں نہیں اندھی ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

ان بے بصیرتوں کو اگر کبھی کھلی آنکھوں سے قرآن عظیم کی زیارت نصیب ہوتی تو جانتے کہ داڑھی بڑھانے کی طرف اشارہ اس میں ایک دو نہیں بلکہ بکثرت آیات کریمہ میں موجود ہے اس میں دو۲ طریق ہیں: **اول طریق عموم:** یہ دو۲ وجہ پر ہے:

وجہ اول: کہ صحابہ کرام وائمہ اعلام رضی اللہ تعالٰی عنہم امثال مقام میں استعمال فرماتے رہے۔ **آیت۱: قال اللہ عزوجل:**

"مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ "[53]	جو کچھ یہ رسول کریم تمھیں دے اختیار کرو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔

آیت۲: قال تعالٰی:

"اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ "[54]	اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کے رسول کی اور اپنے علما کی۔

آیت۳: قال عزوجل:

"مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ "[55]	جو رسول کے فرمانے پر چلا اس نے اللہ کا حکم مانا۔

رب تبارک وتعالٰی ان آیات اور ان کے امثال میں نبی کا حکم بعینہٖ اپنا حکم اور نبی کی اطاعت بعینہٖ اپنی اطاعت بتاتا ہے تو تمام احکام کہ احادیث میں ارشاد ہوئے سب قرآن عظیم سے ثابت ہیں جو اخلاقی حکم حدیث میں ہے کتاب اللہ اس سے ہر گز خالی نہیں اگرچہ بظاہر تصریح جزئیہ ہماری نظر میں نہ ہو۔

---

[52] القرآن الکریم ۲۲/ ۴۶

[53] القرآن الکریم ۵۹/ ۷

[54] القرآن الکریم ۴/ ۵۹

[55] القرآن الکریم ۴/ ۸۰

احمد وبخاری ومسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ سب ائمہ اپنی مسند وصحاح میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا:

لعن اللّٰہ الواشمات والمستوشمات و المتنمصات و المتفلجات للحسن المغیرات لخلق اللّٰہ۔	اللہ کی لعنت بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اللہ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر۔

یہ سن کر ایک بی بی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: میں نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ___ فرمایا:

مالی لا العن من لعن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم وھو فی کتاب اللّٰہ۔	مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے۔

ان بی بی نے کہا: میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اس کا ذکر نہ پایا __ فرمایا:

اِنْ کُنتِ قَرَاْتِیْہِ لَقَدْ وَجَدْتِیْہِ اما قراتِ ماٰاتکم الرسول فخذوہ ومانھکم عنہ فانتھوا۔	اگر تم نے قرآن پڑھا ہوتا یہ بیان اس میں ضرور پاتیں۔ کیا تم نے یہ آیت نہ پڑھی کہ جو رسول تمھیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔

انھوں نے عرض کی: ہاں ___ فرمایا: فانہ قد نھی عنہ[56] تو بے شک نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا:

منکر دیکھے کہ اس کا خیال وہی ان بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہٖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جواب ہے یا نہیں۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں کبار تابعین وثقات مصالحات سے

[56] مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۴۳۴، صحیح البخاری کتاب اللباس باب الموصولۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۷۹، سنن ابی داؤد کتاب الترجل باب صلۃ الشعر آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۱۸، جامع الترمذی ابواب الادب باب ماجاء فی الواصلۃ الخ امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۰۲، سنن نسائی کتاب الزینۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۲۹۲

ہونے میں توکلام نہیں اور حافظ الشان نے فرمایا: صحابیہ سے معلوم ہوتی ہیں۔ بہر حال ان کی فضیلت وصلاح قبول حق پر باعث ہوئی سمجھ لیں اور اس کے بعد حدیث کو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتیں

کما رواہ البخاری [57] من طریق عبدالرحمٰن بن عابس عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	جیسا کہ امام بخاری نے عبدالرحمٰن بن عابس کے طریقہ سے۔اس نے بی بی صاحبہ سے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہماکے حوالے سے اس کو روایت کیا ہے۔(ت)

ابنائے زمانہ سے گزارش کرنی چاہئے کہ ع

دلا مردانگی زین زن بیاموز

(اے دل ! اس عورت سے مردانہ جرات سیکھ۔ت)

ع ولکن الھدایۃ لن تنالا   بلافضل من المولٰی تعالٰی

(لیکن تو ہر گز ہدایت نہیں پاسکے گا اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر۔ت)

ایک بار عالم قریش سے سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھو میں قرآن سے جواب دوں گا۔ کسی نے سوال کیا: احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، ما اٰتکم الرسول فخذوہ ومانھکم عنہ فانتھوا وحدثنا سفیٰن بن عیینہ عن عبدالملك بن عمیر بن ربعی بن حراش عن حذیفۃ بن الیمان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ تعالٰی علیہ وسلم انہ قال اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر وعمر	بسم اللہ الرحمن الرحیم ، جو کچھ تمھیں رسول کریم عطا فرمائیں اسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں اس سے باز رہو "اللہ عزوجل نے تو فرمایا کہ ارشاد رسول پر عمل کرو" (ہم سے سفیان بن عیینہ نے فرمایا اس نے عبدالملک بن عمیر سے اس نے ربعی بن حراش سے اس نے حذیفہ بن یمان سے انھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ت) کہ رسول اللہ

[57] صحیح البخاری کتاب اللباس باب الواشمہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۷۹

حدثنا سفین عن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شھاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ امر بقتل المحرم الزنبور ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان[58]"	صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہنچی کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ان دو کی پیروی کرو جو میرے جانشین ہونگے۔(ہم سے سفیان بن مسعر بن کدام نے بیان کیا انھوں نے قیس بن مسلم سے انھوں نے طارق بن شہاب سے روایت کی)اور ہمیں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث پہنچی کہ انھوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا(امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے اسے الاتقان فی علوم القرآن میں ذکر فرمایا۔ت)

وجہ ثانی: اقول: وباللہ التوفیق (میں اللہ تعالٰی کی توفیق سے کہتاہوں۔ت)

آیت ۴: قال جل ذکرہ (اللہ جل جلالہ نے فرمایا:)

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝۲۱"[59]	البتہ بیشک تمھارے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے چال طریقہ میں اچھی ریت ہے اس کے لئے جو ڈرتاہو اللہ اور پچھلے دن سے اور بہت یاد کرے اللہ کی۔

اس آیہ کریمہ میں مولٰی جل وعلا اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے طریق وروش پر چلنے کی ہدایت فرماتا اور مسلمانوں کو یوں جوش دلاتا ہے کہ دیکھو ہماری یہ بات وہ مانے گا جس کے دل میں ہمارا خوف ہماری یاد ہم سے امید قیامت سے دہشت ہوگی اور موافق مخالف حتی کہ نصارٰی ویہود ومجوس وہنود وتمام جہان جانتا ہے کہ اس سرور جہاں وجہانیاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سنت دائمہ مستمرہ داڑھی رکھنی تھی جس پر تمام عمر مداومت فرمائی محافظت فرمائی تاکید فرمائی ہدایت فرمائی معاذ اللہ کبھی تجویز خلاف نے گنجائش نہ پائی، ہم یہاں بعض احادیث جلیلہ کریمہ یاد کریں کہ ذکر حبیب نور عین وسرور جان وشادابی دل وسیرابی ایمان ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

---

[58] الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی النوع الخامس والستون مصطفی البابی مصر ۲/ ۱۲۶

[59] القرآن الکریم ۳۳/ ۲۱

حدیث۱: جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کثیر شعر اللحیۃ۔رواہ مسلم [60] وعنہ عند ابن عساکر [61] کثیر شعر الراس واللحیۃ۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر وانبوہ تھے (اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ابن عساکر کے نزدیک انہی جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سر اور داڑھی مبارک کے بال زیادہ تھے۔ت)

حدیث۲: ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فخما مفخما یتلالؤ وجھہ تلالؤالقمر لیلۃ البدر ازھر اللون واسع الجبین کث اللحیۃ رواہ الترمذی [62] فی الشمائل والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب و رواہ ایضا الرؤیانی والبیہقی فی الدلائل وابن عساکر فی التاریخ۔	حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عظمت والے نگاہوں میں عظیم دلوں میں معظم تھے چہرہ مبارک ماہ دوہفتہ کی طرح چمکتا جگمگاتی رنگ،کشادہ پیشانی گھنی داڑھی(اس کو امام ترمذی نے شمائل نبوی میں امام طبرانی نے معجم کبیر میں، امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔نیز رؤیانی نے اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عساکر نے تاریخ میں روایت کیا ہے۔ت)

حدیث۳: امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

بابی وامی کان ربعۃ ابیض مشربا بحمرۃ کث اللحیۃ رواہ ابن عساکر [63] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنھما۔	میرے ماں باپ ان پر قربان،میانہ قد کے تھے،گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی،گھنی داڑھی،(ابن عساکر نے اس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے۔ت)

---

[60] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب اثبات خاتم النبوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۵۶

[61] تہذیب تاریخ ابن عساکر باب صفۃ خلقہ ومعرفۃ خلقہ الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۳۲۲

[62] شمائل الترمذی جامع الترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ امین کمپنی دہلی ص ۲

[63] کنز العمال برمز کر "عن ابی ہریرۃ حدیث ۱۸۵۶۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۷/ ۱۷۲

حدیث ۴: وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ:

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ضخم الھامۃ عظیم اللحیۃ رواہ البیہقی[64]۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سر مبارک بزرگ اور ریش بڑی تھی (اسے امام بیہقی نے روایت کیا۔ت)

حدیث ۵: امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابیض اللون مشربا بحمرۃ ادعج العینین کث اللحیۃ[65]۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا رنگ گورا، سرخی آمیز آنکھیں بڑی، خوب سیاہ داڑھی گھنی۔

حدیث ۶: انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا:

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم احسن الناس قواما واحسن الناس وجھا واطیب الناس ریحا والین الناس کفا وکانت لہ جمۃ الی شحمۃ اذنیہ وکانت لحیتہ قد ملأت من ھھنا الی ھھنا وامرید یہ علی عارضیہ[66]۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر چہرہ تمام عالم سے خوب تر مہک سارے زمانے سے خوشبو تر، ہتھیلیاں اپنے رخساروں سے نرم تر، بال کانوں کی لو تک، پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کرکے بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔

حدیث ۷: وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ:

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابیض الوجہ کث اللحیۃ احمر الاماق اھدب الاشفار، رواہا جمیعا ابن[67] عساکر الکل مختصرًا۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا منہ گورا، داڑھی گھنی، آنکھوں کے سرخی، پلکیں دراز، (ان سب کو ابن عساکر نے مختصر طور پر روایت کیا ہے۔ت)

[64] دلائل النبوۃ للبیہقی باب صفۃ راس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۲۱۶

[65] تہذیب تاریخ ابن عساکر باب صفۃ خلقہ ومعرفۃ خلقہ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۳۱۸

[66] تہذیب تاریخ ابن عساکر باب صفۃ خلقہ ومعرفۃ خلقہ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۳۲۱

[67] تہذیب تاریخ ابن عساکر باب صفۃ خلقہ ومعرفۃ خلقہ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۳۲۲

امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں: کث اللحیۃ تملؤ صدرہ [68]۔ ریش مطہر گھنی سینہ منورہ کو بھرے ہوئے۔

یہاں "سینہ" سے مراد اس کا بالائی کنارہ ہے کہ گلے کی انتہا ہے صرح بہ الشراح وھو الواضح الصراح (شارحین نے اس کی تصریح فرمائی جو بالکل واضح اور صاف ہے۔ت) اور عادت کریمہ تھی کہ کوئی امر کیساہی مرغوب وپسندیدہ ہو جب شرعا لازم ضروری نہ ہوتا تو بیان جواز کے لئے گاہے ترک بھی فرمادیتے یا قولا خواہ تقریرا جواز ترک بتادیتے اس لئے علمائے کرام نے سنت کی تعریف میں مع الترک احیانا اضافہ کیا یعنی جسے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اکثر کیا اور کبھی کبھی ترک بھی فرمادیا ہو۔ ولہذا محققین فرماتے ہیں کہ ایسی مواظبت دائمہ ہمیشہ دلیل وجوب ہے۔ محقق علی الاطلاق فتح القدیر باب الاذان میں فرماتے ہیں:

عدم الترک مرۃ دلیل الوجوب [69]۔	ایک مرتبہ بھی نہ چھوڑنا وجوب کی دلیل ہے۔ (ت)

نیز باب الاعتکاف میں فرمایا:

ھذہ المواظبۃ المقرونۃ بعدم الترک مرۃ لما اقترنت بعدم الانکار علی من لم یفعلہ من الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم کانت دلیل السنۃ والا کانت دلیل الوجوب [70]۔	یہ دوام یعنی ہمیشگی جو کبھی ایک دفعہ بھی نہ چھوڑنے سے مقرون ہو جب ان صحابہ کرام سے جنھوں نے اسے نہ کیا ہو ان سے عدم انکار پر مقترن ہو تو دلیل سنت ہے ورنہ دلیل وجوب ہے۔ (ت)

دوم طریق خصوص: اس میں بھی بحمد اللہ تعالٰی فیض جلیل قرآن جلیل سے آیات کثیرہ عبد ذلیل پر فائض برکات ہوئیں **فاقول:** وباللہ التوفیق (پس میں اللہ تعالٰی کی توفیق ومدد سے ہی کہتا ہوں۔ت) یہ نفیس طریق وجوہ عدیدہ رکھتا ہے جن سے احیائے لحیہ کا امر یا طلب یا اس کے خلاف پر وعید یا مذمت ثابت ہو۔

وجہ ثالث__ آیت ۵: قال تعالٰی وتقدس:

"وَاِنۡ یَّدۡعُوۡنَ اِلَّا شَیۡطٰنًا مَّرِیۡدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَہُ اللّٰہُ ۘ لَاَتَّخِذَنَّ مِنۡ عِبَادِکَ	کافر نہیں پوجتے مگر شیطان سرکش کو جس پر خدا نے لعنت کی اور وہ بولا میں ضرور لے لوں گا تیرے

[68] الشفاء لحقوق المصطفٰی فصل ان قلت الخ عبد التواب اکیڈمی ملتان ۱/ ۳۸

[69] فتح القدیر باب الاذان مکتبہ نوریہ رضویہ پاکستان ۱/ ۲۰۹

[70] فتح القدیر باب الاعتکاف مکتبہ نوریہ رضویہ پاکستان ۲/ ۳۰۵

نَصِیۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمۡ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمۡ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الۡاَنۡعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ ؕ "[71]	بندوں میں سے اپنا ٹھہرا ہوا حصہ اور میں ضرور انھیں بہکا دوں گا اور ضرور خیالی لالچوں میں ڈالوں گا اور ضرور انھیں حکم دوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے اور بیشک انھیں حکم دوں گا کہ اللہ کی بنائی چیز بگاڑیں گے ھ۔

یہی وہ آیہ کریمہ ہے جس کی رو سے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے زنان مذکورہ پر لعنت فرمائی اور اس کی علت یہی خدا کی بنائی چیز بگاڑنی بتائی، بعینہٖ یہی کیفیت داڑھی منڈانے کی ہے۔منہ کے بال نوچنے والیاں تغیر خلق اللہ کرتی ہیں یوں ہی داڑھی منڈوانے والے تو یہ سب اسی **فلیغیرن خلق اللہ** (تو وہ اللہ تعالٰی کی بناوٹ میں تبدیلی کرینگے۔ت) میں داخل اور شیطان کے محکوم اور اللہ ورسول کے ملعون ہیں۔امام جلال الدین سیوطی اکلیل فی استنباط التنزیل میں زیر آیہ کریمہ فرماتے ہیں:

یستدل بالاٰیۃ علی تحریم الخصاء والوشم وما یحری مجراہ من الوصل فی الشعر وبرد الاسنان و التنمص وھو نتف الشعر من الوجہ[72]۔	آیۃ مذکورہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ خصی کرنے، بدن گودنے اور ان جیسے دیگر اعمال مثلا بال جوڑنے، دانتوں میں کشادگی پیدا کرنے اور چہرے کے بال نوچنے کی حرمت پر۔(ت)

تفسیر مدارک شریف میں ہے:

فلیغیرن خلق اللہ بالخصاء اوالوشم او تغیر الشیب بالسواد والتخنث اھ[73] باختصار۔	اللہ تعالٰی کی بنائی ہوئی صورت کو تبدیل کریں گے یعنی خصی کرنے، بدن گدوانے سفید بالوں کو سیاہ کرنے اور زنانہ اوصاف اپنانے میں۔(مختصراً عبارت مکمل ہوئی)۔(ت)

شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں زیر حدیث مذکور **المغیرات خلق اللہ** (اللہ کی بناوٹ کو بدلنے والی عورتیں۔ت) فرماتے ہیں:

علت وحرمت مثلہ وحلق لحیہ وامثال آں	مثلہ یعنی حلیہ بگاڑنا اور داڑھی مونڈنے یا منڈوانے

---

[71] القرآن الکریم ۴/ ۱۱۹، ۱۲۰

[72] الاکلیل فی استنباط التنزیل تحت آیۃ ۴/۱۱۹ مکتبہ اسلامیہ میزان مارکیٹ کوئٹہ ص ۸۲

[73] مدارك التنزیل (تفسیر نسفی) تحت آیۃ ۴/ ۱۱۹ دار الکتاب العربی بیروت ۱/ ۲۵۲

نیز ہمیں ست[74]۔	اور اس قسم کے دوسرے کام کرنے کے حرام ہونے کی یہی علت اور سبب ہے۔(ت)

وجہ رابع ___ آیت ۶: قال مجدہ:

"ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝۳۲"[75]	بات یہ ہے اور جو بڑائی کرے دین الٰہی کے شعاروں کی تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہیں۔

آیت ۷: قال عزشانہ:

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ"[76]	اے ایمان ولو! حلال نہ ٹھہرالو دین خدا کے شعاروں کو۔

شک نہیں کہ داڑھی شعار دین اسلام سے ہے۔امام بدر محمود عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں ختنہ کی نسبت نقل فرماتے ہیں:

انه شعائر الدین کالکلمة وبه یتمیز المسلم من الکافر[77]۔	ختنہ کرنا کلمہ شریف کی طرح شعائر اسلام میں سے ہے اس سے مسلمان اور کافر میں باہم امتیاز ہوتا ہے۔(ت)

جب ختنہ حالانکہ امر خفی کلمہ طیبہ کے شعائر دین اور وجہ امتیاز مومنین وکافرین قرار پایا یہاں تک کہ مسلمانان ہند نے اس کا نام بھی "مسلمانی" رکھ لیا۔تو داڑھی کہ امر ظاہر ہے اور پہلی نظر اسی پر پڑتی ہے بدرجہ اولٰی شعائر الاسلام ومابہ الامتیاز کرام ولیام ہے اور بعض کفار کا اس میں شریک ہونا منافی شعاریت اسلام نہیں جس طرح ختنہ کرنے میں یہود شریک مسلمین ہیں خود نفس آیات کریمہ ہی میں دیکھئے مورد نزول جانوران ہدی میں کہ حرم محترم کو قربانی کے لئے بھیجے جاتے ہیں انھیں شعار دین الٰہی فرمایا حالانکہ تمام مشرکین عرب اس فعل میں شریک تھے اور جب داڑھی شعار دین ہے اور بے شک یونہی ہے تو بحکم قرآن اس کے ازالہ کو حلال ٹھہرالینا حرام اور اس کی تعظیم تقوٰی قلوب کا کام۔

[74] اشعۃ اللمعات کتاب اللباس باب الترجل الفصل الاول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/ ۵۷۲

[75] القرآن الکریم ۲۲/ ۳۲

[76] القرآن الکریم ۵/ ۲

[77] عمدۃ القاری شرح البخاری کتاب اللباس باب قص الشارب ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت ۲۲/ ۴۵

وجہ خامس__ آیت ۸: قال عزمجدہ:

"اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا" [78]	میں نے تمھاری طرف وحی بھیجی کہ جناب ابراہیم علیہ السلام کے دین کو اپناؤ (یعنی دین ابراہیمی کی پیروی کرو) جو ہر قسم کے باطل سے الگ تھلگ رہنے والے تھے (ت)

آیت ۹: قال سبحانہ وتعالٰی:

"قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا" [79]	تم فرماؤ بلکہ ہم ابراہیم کا دین لیتے ہیں۔(ت)

آیت ۱۰: قال جلت الاؤہ (اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا کہ جس کی بڑی بڑی نعمتیں ہیں۔ت):

"وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ" [80]	اور ملت ابراہیمی سے کون بے رخی کرسکتا ہے سوا اس کے جس کو اس کے نفس نے بیوقوف بناڈالا ہو۔(ت)

آیت ۱۱: قال توالت نعماءہ (اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا بندوں پر جس کے انعامات مسلسل اور لگاتار ہیں):

"قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ" [81]	بے شک تمھارے لئے حضرت ابراہیم اور ان اہل ایمان حضرات کی زندگیوں میں جو ان کے ساتھی تھے۔ بہترین اقتداء ہے۔(ت)

آیت ۱۲: قال جل ذکرہ (اللہ تعالٰی جس کا ذکر بڑا ہے۔ ارشاد فرمایا):

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ" [82]	بے شک تمھارے لئے ان میں (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پیروکاروں میں) بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالٰی اور قیامت پر یقین رکھتا ہو اور جو کوئی ہمارے حکم سے منہ پھیرے تو بیشک اللہ تعالٰی ہی بے پرواہ اور لائق تعریف ہے۔(ت)

ہر ذی علم جانتا ہے کہ داڑھی بڑھانا ملت ابراہیمی کا مسئلہ شریعت ابراہیمی کا طریقہ ہے اور ان

[78] القرآن الکریم ۱۶/ ۱۲۳

[79] القرآن الکریم ۲/ ۱۳۵

[80] القرآن الکریم ۲/ ۱۳۰

[81] القرآن الکریم ۶۰/ ۴

[82] القرآن الکریم ۶۰/ ۶

آیات میں رب جل وعلانے ہمیں ملت ابراہیم علی ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی اتباع کاحکم دیااور معاذاللہ اس سے اعراض کو سخت حماقت اور سفاہت فرمایااور ان کی رسم وراہ اختیار کرنے کی کمال ترغیب دی اور آخر میں فرمادیاکہ جو ہمارے حکم سے پھرے تواللہ بے نیاز بے پرواہ ہےاور ہر حال میں اسی کے لئے حمد ہے۔

وجہ سادس ___ آیت ۱۳: قال تقدست اسماؤہ (اللہ تعالٰی جس کے اسماء پاک ہیں، نے ارشاد فرمایا):

"اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ"[83]	یہ انبیاء وہ ہیں جنھیں اللہ عزوجل نے راہ دکھائی تو تو انھیں کی راہ کی پیروی کر۔

صدر کلام میں احمد ومسلم وابوداؤد ونسائی وترمذی وابن ماجہ کی حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے گزری کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ[84] الحدیث۔	دس چیزیں شرائع قدیمہ مستمرہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہیں ازانجملہ لبیں ترشوانی اور داڑھی بڑھانی۔ الحدیث۔

مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایاکہ داڑھی بڑھانی راہ قدیم حضرات رسل علیہم الصلوۃ والتسلیم ہےاور اللہ عزوجل نے فرمایاکہ راہ انبیاء کی پیروی کرو۔ یہاں سے یہ بھی ظاہر ہواکہ آیہ کریمہ "لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ"[85] (میری داڑھی نہ پکڑو۔ت) میں لحیہ کا فقط ذکر ہی نہیں بلکہ داڑھی بڑھانے کی طرف اشارہ نکلتا ہے کہ ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی انبیائے کرام بلکہ بالخصوص ان اٹھارہ رسولوں میں ہیں جن کا نام پاک اس رکوع میں بالتصریح ذکر فرماکر ان کی اقتداء کاحکم ہوا،

قال سبحانہ "وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝" [86]۔	پاک پروردگار نے ارشاد فرمایااور ان کی اولاد میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسٰی اور ہارون علیہم السلام ہوئے ہیں یونہی نیکی کرنیوالوں کوبدلہ دیاکرتے ہیں(ت)

[83] القرآن الکریم ۶/ ۹۰

[84] سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب السواک من الفطرۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۸

[85] القرآن الکریم ۲۰/ ۹۴

[86] القرآن الکریم ۶/ ۸۴

وجہ سابع___ آیت ۱۴: قال جل ثناؤہ (اللہ تعالٰی بہت زیادہ تعریف کا حق رکھنے والی ذات، جس کی تعریف بڑی ہے۔نے ارشاد فرمایا):

"وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الۡہُدٰی وَ یَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصۡلِہٖ جَہَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتۡ مَصِیۡرًا ﴿۱۱۵﴾ "[87]	جو خلاف کرے رسول کا حق واضح ہوئے پر اور چلے راہ مسلمانان کے سوا راہ ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں اور جہنم میں ڈالیں اور کیا بری پلٹنے کی جگہ۔

مسلم تو مسلم کفار تک جانتے ہیں کہ روز ازل سے مسلمانوں کی راہ داڑھی رکھنی ہے۔اہلبیت کرام وصحابہ عظام وائمہ اعلام اور ہر قرن وطبقہ کے اولیائے امت وعلمائے ملت بلکہ قرون خیر میں تمام مسلمان داڑھی رکھتے تھے یہاں تک کہ ازالہ توازالہ اگر خلقۃً کسی کی داڑھی نہ نکلتی اس پر سخت تاسف کرتا اور یہ ہر عیب سے بدتر عیب سمجھا جاتا علمائے کرام علامات قیامت میں گنا کرتے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے کہ داڑھیاں منڈائیں کتروائیں گے۔اس پیشگوئی کے مطابق یہ داڑھی منڈوں مخرشوں مترشوں کی تراشیں خراشیں کافروں مشرکوں کی دیکھا دیکھی مدتہا مدت کے بعد مسلمانوں میں آئیں وہ بھی رندواوباش وبدوضع لوگوں میں، پھر ان میں بھی جو ایمان سے حصہ رکھتے ہیں اب تک اپنی اس حرکت کو مثل اور معاصی وکبائر کے برا جانتے ہیں اور طریقہ اسلامی سے جدا سمجھتے بلکہ ان میں بعض خوش عقیدہ اپنے معظمین دینی کے سامنے لجاتے انھیں منہ دکھاتے شرماتے ہیں۔الحمدللہ یہ ان کے ایمان کی بات ہے شامت نفس سے گناہ کریں لیکن اسے گناہ وقبیح جانیں مگر چوری سرزوری والوں سے خدا کی پناہ کہ داڑھی رکھنے پر قہقہے اڑا کر شعار اسلام کے ساتھ نفس اسلام وایمان بھی مونڈ کر پھینک دیں۔امام اجل عارف باللہ سیدی محمد بن علی بن عباس مکی قدس سرہ الملکی کتاب مستطاب طریق المرید للوصول الی مقام التوحید پھر امام ہمام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں:

وھذا لفظ المکی قال فی ذکر سنن الجسد ذکر ما فی اللحیۃ من المعاصی والبدع المحدثۃ قد ذکر فی بعض الاخبار ان للہ تعالٰی ملئکۃ یقسمون والذی زین	یعنی یہ ذکر ہے کہ ان معصیتوں اور نوپید ابدعتوں کا جو لوگوں نے داڑھی میں نکالیں حدیث میں ہے اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں کہ قسم یوں کھاتے ہیں اس کی قسم جس نے فرزند ان آدم کو داڑھی سے

[87] القرآن الکریم ۴/ ۱۱۵

بنی آدم باللحی وفی وصف رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ کان کث اللحیۃ وکذٰلك ابو بکر وکان عثمان طویل اللحیۃ دقیقھا وکان علی عریض اللحیۃ قد ملأت مابین منکبیہ ووصف بعض بنی تمیم من رھط الاحنف بن قیس قال(وعبارۃ الاحیاء قال اصحاب الاحنف بن قیس)وددنا انا اشترینا للاحنف اللحیۃ بعشرین الفافلم یذکر حنفہ فی رجلہ ولا عورہ فی عینہ وذکر کراھیۃ عدم لحیتہ وکان عاقلا حلیما وقد روینا من غریب تاویل قولہ تعالٰی یزید فی الخلق مایشاء قال اللحی وذکر عن شریح القاضی قال(ولفظ الاحیاء قال شریح)وددت لو ان لی لحیۃ بعشرۃ اٰلاف ففی اللحیۃ من خفایا الھوٰی ودقائق اٰفات النفوس ومن البدع المحدثۃ ثنتا عشرۃ خصلۃ من ذٰلك النقصان منھا وذٰلك مثلۃ وذکر عن جماعۃ ان ھذا من اشراط الساعۃ[88] اھ ملخصًا۔

زینت بخشی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حلیہ شریف میں سے ریش مبارک گھنی تھی اور ایسے ہی ابوبکر صدیق وعثمان غنی کی داڑھی دراز وباریک مولٰی علی کی داڑھی چوڑی سارا سینہ بھرے ہوئے رضی اللہ تعالٰی عنہم، احنف بن قیس (کہ اکابر ثقات تابعین وعلماء وحکمائے کاملین سے تھے زمانہ رسالت میں پیدا ہوئے ۶۷ھ یا ۷۲ھ میں وفات پائی) عاقل وحلیم تھے (پاؤں میں کج تھا ایک آنکھ جاتی رہی تھی داڑھی خلقۃً نہ نکلی تھی) ان کے اصحاب نہ اس کج پر افسوس کرتے نہ یک چشمی پر بلکہ داڑھی نہ ہونے کی کراہت ذکر کرتے اور کہتے ہمیں تمنا ہے کاش اگر بیس ہزار کو ملتی تو احنف کیلئے داڑھی خریدتے۔ اور تفسیروں سے یہ آیۃ یزید فی الخلق مایشاء کی تفسیر میں ہمیں روایت پہنچی کہ اللہ تبارک وتعالٰی بڑھاتا ہے صورت میں جو چاہے اس سے داڑھی مراد ہے۔ شریح قاضی (کہ اجلہ ائمہ واکابر تابعین سے ہیں زمانہ رسالت میں ولادت پائی بلکہ کہا گیا صحابی ہیں امیر المومنین عمر فاروق پھر امیر المومنین مولٰی علی کی سرکار میں قاضی تھے امیر المومنین علی فتاوٰی میں ان سے رائے لیتے ۸۰ھ ہجری سے پہلے یا بعد انتقال ہوا داڑھی خلقۃً نہ تھی) وہ فرماتے کہ مجھے آرزو ہے کہ کاش دس ہزار دے کر داڑھی مل جاتی تو داڑھی میں شیطانی خواہشوں کے خفایا اور نفسانی

---

[88] قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب الفصل السادس والثلاثون دار صادر بیروت ۲/ ۱۴۲تا۱۴۴، احیاء العلوم النوع الثانی فیما یحدث فی البدع الخ مطبعۃ المشھد الحسینی قاہرہ ۱/ ۱۴۴

آفتوں کے دقائق اور نو پیدا بدعتوں سے بارہ باتیں لوگوں نے ایجاد کی ہیں از انجملہ داڑھی کم کرنی اور یہ مثلہ یعنی صورت بگاڑنی ہے اور ایک جماعت علماء سے مروی ہوا کہ یہ قیامت کی نشانیوں سے ہے۔انتہی۔مدارج شریف میں ہے:

آوردہ اند کہ لحیہ امیر المومنین علی پر میکرد سینہ را وہمچنیں لحیہ امیر المومنین عمر وعثمان رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین ودر حلیہ حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ نوشتہ اند کہ کان طویل اللحیۃ عریضہا[89]۔	منقول ہے کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی داڑھی مبارک ان کے سینہ اقدس کو ڈھانپ دیتی تھی یا ڈھانپے ہوئی تھی۔اور اسی طرح امیر المومنین عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہم کی مبارک داڑھیاں تھیں کہ بڑی اور گنجان ہونے کی وجہ سے ان کے سینوں کو ڈھانپ دیتی تھیں۔ اور حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حلیہ مبارک میں تحریر کیا گیا ہے کہ آپ کی ریش مبارک دراز اور چوڑی تھی صلی اللہ تعالٰی علی ابیہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم۔(ت)

وجہ ثامن ___ آیت ۱۵،۱۶:قال تبارك شانہ فی البقرۃ وفی الانعام (اللہ تعالٰی جس کی شان بابرکت ہے۔نے سورۃ بقرہ اور سورۃ انعام میں ارشاد فرمایا):

"وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ﴿۱۶۸﴾"[90]	شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک شیطان وہ تمہارا دشمن ہے۔

آیت ۱۷:قال عزوعلا (اللہ تعالٰی غالب اور بزرگ وبرتر ذات نے ارشاد فرمایا):

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ وَ مَنْ یَّتَّبِـعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ"[91]	اے ایمان والو! شیطان کے رستے پر نہ چلو اور جو شیطان کی راہ چلے تو وہ یہی بے حیائی اور بری بات کا حکم کرتا ہے۔

آیت ۱۸:قال عزمن قائل (کہنے والوں پر جو غالب اور حاوی ہے اس نے ارشاد

---

[89] مدارج النبوۃ باب اول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۱۵

[90] القرآن الکریم ۲/ ۱۶۸

[91] القرآن الکریم ۲۴/ ۲۱

فرمایا):

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۲۰۸﴾" "فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ قُضِیَ الْاَمْرُ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ؑ "[92]	اے ایمان والو! پورے اسلام میں داخل ہو اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو یقینا وہ تمھارا صریح بدخواہ ہے پھر اگر اس کی طرف جھکو بعد اس کے کہ تمھارے پاس آچکیں الٰہی حجتیں تو جان رکھو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے یہ لوگ کس انتظار میں ہیں مگر یہ کہ آئے ان پر عذاب خدا کا بادل کی گھٹائیں اور فرشتے اور ہو جائے ہونیوالی اور اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں سب کام۔

جلالین میں ہے:

نزل فی عبداللہ بن سلام واصحابه لما عظموا السبت وکرھوا الابل بعد الاسلام یا ایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم الاسلام کافة حال من السلم ای فی جمیع شرائعه فان زللتم ملتم عن الدخول فی جمیعه عزیز لایعجزہ شیئ عن انتقامه منکم ھل ینظرون ینتظر التارکون الدخول فیه قضی الامر تم امر اھلاکھم[93] ۔	یعنی جب حضرت عبداللہ سلام اور ان کے ساتھی رضی اللہ تعالٰی عنہم کہ اکابر علمائے یہود سے تھے مشرف بہ اسلام ہوئے عادت سابقہ کے باعث تعظیم روز شنبہ کا ارادہ کیا اور گوشت شتر کھانے سے کراہت ہوئی، رب عزوجل نے یہ آیتیں نازل فرمائیں کہ اے ایمان والو! اسلام لائے ہو تو پورا اسلام لاؤ اسلام کی سب باتیں اختیار کرو، یہ نہ ہو کہ مسلمان ہو کر کچھ عادتیں کافروں کی رکھو، اور اگر نہ مانا تو خوب جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے تم پر عذاب لاتے اسے کوئی روک نہیں سکتا پھر فرمایا جو مسلمان ہو کر بعض کفری خصلتیں اختیار کریں وہ کاہے کا انتظار کر رہے ہیں یہی نا کہ آسمان سے ان پر عذاب اترے اور ہونے والی ہو چکے یعنی ہلاک وہ تمام کردئے جائیں۔ والعیاذ باللہ تعالٰی۔

[92] القرآن الکریم ۲/ ۲۰۸تا۲۱۰

[93] تفسیر جلالین تحت آیة۲/ ۲۰۸ اصح المطابع دہلی ص۲۱

ان آیات میں رب العزت جلا وعلا نے خصلت کفار اختیار کرنے پر کیسی تہدید اکید و وعید شدید فرمائی، اور شک نہیں کہ داڑھی منڈانا کترنا خصلت کفار ہے۔ عنقریب بعونہ تعالٰی بکثرت احادیث معتمدہ سے اس کا بیان آتا ہے۔ اور خود بیان کی حاجت کیا ہے کہ امر آپ ہی واضح اور نیز تقریرات سابقہ سے لائح، اصل میں یہ خصلت ملعونہ مجوس ملاعنہ کی تھی ان سے اور کفار نے سیکھی، جب عہد معدلت مہد امیر المومنین غیظ المنافقین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں عجم فتح ہوا اور کسرٰی خبیث کا تخت ہمیشہ کے لئے الٹ دیا گیا۔ مجوس منحوس کچھ اسلام لائے کچھ بقبول جزیہ رہے کچھ پریشان و سرگرداں دارالکفر ہندوستان میں آنکلے یہاں کے راجہ نے ان سے تعظیم گاؤ و تحریم مادر و دختر و خواہر کا عہد لے کر جگہ دی ہنود بے بہبود نے داڑھی منڈانا نوروز و مہرگان بنام ہولی و دیوالی منانا، ان میں آگ پھیلانا وغیرہ ذٰلک من الخصال الشنیعہ ان سے اڑایا مجوس ایران کہ مسلمان ہوئے تھے ان میں بہت بد باطن اپنی تباہی ملک و افسر و تاراج مال و دختر کے باعث دلوں میں حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کینہ رکھتے تھے مگر مسلمان کہلا کر اسلام کی عزت و شوکت اسلام کی قوت و دولت اسلام کے تاج و معراج یعنی امیر المومنین کی شان میں گستاخی کی کیا مجال تھی جب ابن صبا یہودی خبیث نے مذہب رفض ایجاد کیا اور شدہ شدہ یہ ناشدنی مذہب ایرانیوں تک پہنچا ان آتش پرست مغبچوں کی دبی آگ نے موقع پایا کہ اہل اسلام میں بھی ایسا مذہب نکلا کہ امیر المومنین پر تبرا کہے اور خاصے مومنین بنے رہئے۔ انھوں نے بہزار جان لبیک کہی اور نئے دین کی تاصیل تفریع بڑھ چلی، باپ دادا کی قدیم سنتیں اپنا رنگ لائیں۔ نوروز منائے، داڑھیاں کتروائیں، اتیان ادبار و اباحت و اعارت و اجارت فرج کی کیا گنتی نکاح محارم تک منظور رہا مگر پردہ حریر عـــہ میں مستور رہا۔

عـــہ: اہلسنت شیعہ را بعضے مسائل قبیحہ طعن میکردند جمعے از علمائے مذہب ایشاں تدبیر دفع بایں صورت کردہ اند کہ از کتب خود آں مسائل محو نمودند و کتب قدیمہ را مخفی ساختند مثل لواطت با مملوک و بامادر و خواہر لف حریر[94] ۱۲ تحفہ اثنا عشریہ ملخصًا۔

شیعان کے بعض قبیح مسائل پر اہلسنت طعن کرتے ہیں تو ان کے مذہبی علماء کے ایک گروہ نے ان باتوں کے جواب کے لئے یہ صورت اختیار کی کہ اپنی کتابوں سے ان مسائل کو حذف کردیا (یعنی نکال دیا) اور پرانی کتابوں کو چھپالیا۔ اپنے غلام کے ساتھ بدکاری کرنا، ماں بہن کے ساتھ ریشم لپیٹ کر ہمبستری کرنا وغیرہ جیسے مسائل ۱۲ تحفہ اثنا عشریہ کی تلخیص۔

[94] تحفہ اثنا عشریہ باب ثانی کید سی و پنجم سہیل اکیڈمی لاہور ص ۴۵

ادھر اسلامی فاتحوں کی شیرانہ تاخت نے سیاہان ہند کے منہ سپید کر دئے ہزاروں مارے لاکھوں قید کئے یہاں تک کہ ہندو کے معنٰی ہی غلام ٹھہر گئے۔ یہاں کے نو مسلم مسلم تو ہوگئے مگر ہزاروں اپنے آبائی خصال کے پابند رہے۔ داڑھیاں منڈائیں، بسنت منائیں، ساونی کریں، چنریاں رنگائیں، عورتیں بد لحاظی کے کپڑے پہنیں، کنبے بھر کی سب غیریں سامنے آنے کے واسطے نہیں، شادیوں میں **معاذ اللہ** فحش، سالی بہنوئی میں ہنسی کی ریت، یہاں تک کہ بہت پوربی اضلاع میں چھوت اور چوکا تک مشہود، اور اکثر دیہات میں ہولی دیوالی، بلکہ اس سے زائد شیطنت موجود، پھر اس عملداری میں شیوع نیچریت بے قیدی شرع آزادی نفس کے لئے سونے میں سہاگہ، کچھ اتباع فرنگ، کچھ زنانی امنگ صفائی رخسار کا نصیب جاگا۔ لاجرم اس حرکت کے عادیوں کو چند حال سے خالی نہ پائے گا۔ نسلا مجوسی یا مذہبا رافضی یا پوربی تہذیب کا دلدادہ نیچری یا جھوٹے متصوفہ یا مبتلائے رفض خفی یا باپ دادا ہندو نو مسلم غافل یا ان صحبتوں کا بگڑا آوارہ نیچری بہر حال اس کا مبدا، ومنبع ومرجع وہی خصلت کفار جس سے خدا ناراض رسول بیزار، جس پر قرآن عظیم میں وہ سخت وعید وہ قاہر مار، آئندہ ماننے نہ ماننے کا ہر شخص مختار، والتوفیق باللہ العزیز الغفار۔

تنبیہ ہشتم: احادیث میں:

حدیث ۱: امام مالک واحمد وبخاری ومسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ وطحاوی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

خالفوا المشرکین احفواا لشوارب واوفروا اللحیة [95]۔	مشرکوں کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست اور داڑھیاں کثیر ووافر رکھو۔

یہ لفظ صحیحین میں ہے صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے:

انھکوا الشوارب واعفوا اللحی [96]۔	مونچھیں مٹاؤاور داڑھیاں بڑھاؤ۔

مسلم، ترمذی ابن ماجہ، طحاوی کی ایک روایت میں ہے:

احفوا الشوارب واعفوا اللحی [97]۔	خوب پست کرو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

روایت امام مالک وابی داؤد۔

[95] صحیح البخاری کتاب اللباس قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۷۵، صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب خصال الفطرۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۲۹

[96] صحیح البخاری کتاب اللباس باب اعفاء اللحی قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۷۵

[97] صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب خصال الفطرۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۲۹، جامع الترمذی ابواب الادب باب ماجاء فی اعفاء اللحیۃ امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۰۰

اور ایک روایت مسلم وترمذی میں ہے:

ان رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفا اللحی[98]۔	بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حکم دیا مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔

حدیث ۲: احمد مسند، مسلم صحیح، طحاوی آثار، ابن عدی کامل، طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جزوا الشوارب وارخوا اللحی خالفوا المجوس[99]۔	مونچھیں کترأو اور داڑھیاں بڑھنے دو آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

امام احمد کی روایت میں ہے:

قصوا الشوارب واعفوا اللحی[100]۔	مونچھیں ترشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

طبرانی کی روایت میں ہے:

وفروا اللحی وخذوا من الشوارب[101]۔	کثیر کرو داڑھیاں اور مونچھوں میں سے لو۔

دوسری روایت میں زائد کیا۔

وانتفوا الابط وقصوا الاظافیر[102]۔	اور بغلوں کے بال اکھاڑو اور ناخن کاٹو۔

ابن عدی کی روایت ہے:

واعفوا الشوارب واعفوا اللحی[103]۔	مونچھیں خوب کٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

---

[98] صحیح مسلم کتاب الطہارت باب خصال الفطرۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۲۹، جامع الترمذی ابواب الادب باب ماجاء فی اعفاء اللحیۃ امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۰۰، سنن ابی داؤد کتاب الترجل باب فی اخذ الشارب آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۲۱

[99] صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۲۹، مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۳۶۲

[100] مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۲۲۹

[101] المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۵۰۵۸ المکتبۃ المعارف ریاض ۶/ ۲۹

[102] کنز العمال بحوالہ طس عن ابی ہریرۃ حدیث ۱۷۲۴۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۶۵۶

[103] الکامل لابن عدی ترجمہ حفص بن واقد بصری دار الفکر بیروت ۲/ ۷۹۹

حدیث ۳: امام ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

احفوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تشبھوا بالیھود[104]۔	مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو۔ یہودیوں کی سی صورت نہ بنو۔

حدیث ۴: امام احمد مسند، طبرانی کبیر، بیہقی شعب الایمان ضیا صحیح مختارہ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اھل الکتاب[105]۔	مونچھیں کترواؤ اور داڑھیوں کو کثرت دو۔ یہود ونصارٰی کا خلاف کرو۔

حدیث ۵: طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اوفوا اللحی وقصوا الشوارب[106]۔	پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔

حدیث ۶: ابن حبان صحیح میں اور طبرانی اور بیہقی میمون بن مہران سے راوی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا:

ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المجوس فقال انھم یوفرون سبالھم ویحلقون لحاھم فخالفوھم[107]۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر فرمایا وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں تم ان کا خلاف کرو۔

حدیث ۷: ابن عدی کامل۔ بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

احفوا الشوارب واعفوا اللحی[108]۔	مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔

---

[104] شرح معانی الآثار کتاب الکراھیۃ باب حلق الشارب ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۶۷

[105] مسند احمد بن حنبل عن ابی امامہ بیروت ۲۶۵/۵ وشعب الایمان حدیث ۶۴۰۵ بیروت ۵/ ۲۱۴

[106] المعجم الکبیر حدیث ۱۱۳۳۵ و۱۱۷۲۴ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۱/ ۱۵۲ و۲۷۷

[107] السنن الکبرٰی کتاب الطہارۃ باب کیف الاخذ من الشارب دار صادر بیروت ۱/ ۱۵۱

[108] شعب الایمان حدیث ۶۴۳۰ ۵/ ۲۱۹ والکامل لابن عدی ترجمہ حفص بن واقد بصری ۲/ ۷۹۹

حدیث ۸: ابوعبیداللہ محمد بن مخلد دوری اپنے جزء حدیثی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

خذوا من عرض لحاکم واعفوا طولها [109]۔	داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو،

حدیث ۹: خطیب بغدادی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لایاخذن احدکم من طول لحیتہ [110]۔	ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔

حدیث ۱۰: ابن سعد طبقات میں عبداللہ بن عبداللہ سے مرسلا راوی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لکن ربی امرنی ان احفی شاربی واعفی لحیتی [111]۔	مگر مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ میں اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔

اس حدیث کا واقعہ وہ ہے جو کتاب الخمیس فی احوال الانفس نفیس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا مقوقش بادشاہ مصر نے شقہ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے سگ ایران خسرو پرویز قبلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کردیا اور باذان صوبہ یمن کو لکھا دو ۲ مضبوط آدمی بھیج کر انھیں یہاں بلائے۔ باذان نے اپنے داروغہ بانویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔

انہما حین دخلا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کانا قد حلق لحاھما واعفیا شواربھما فکرہ النظر الیہما	یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کی طرف

[109] کنز العمال حدیث ۱۷۲۲۵ بحوالہ ابی عبداللہ محمد بن مخلد فی جزئہ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۶۵۳

[110] تاریخ بغداد ترجمہ ۲۶۴۱ احمد بن الولید دار الکتب العلمیہ بیروت ۵/ ۱۸۷

[111] الطبقات الکبرٰی لابن سعد ذکر اخذ الرسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من شاربہ دار صادر بیروت ۱/ ۴۴۹

وقال ویلکما من امرکما بھذا قالا ربنا یعنیان کسرٰی فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لکن ربی امرنی باعفاء لحیتی وقص شواربی [112]۔	نظر فرماتے کراہت آئی اور فرمایا خرابی ہو تمھارے لئے کس نے تمھیں اس کا حکم دیا۔ وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا مگر مجھے میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا۔

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بانویہ خرخسرہ اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان بوجھ کر مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی کراہیت وبیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے۔ اگر روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ مجوس کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہیت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہ رہا، مسلمان کی پناہ، امان، نجات، رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے، اللہ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر فرماتے کراہیت لائیں۔ والعیاذ باللہ ارحم الراحمین، اس کے بعد حدیث میں معجزہ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک باذان و بانویہ وخرخسرہ وغیرہم بہت اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے۔ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

حدیث ۱۱: سنن نسائی شریف میں ہے:

اخبرنا محمد بن سلمة (ثقة ثبت) ثنا ابن وہب (ثقة حافظ عابد) عن حیوة بن شریح (ثقة ثبت فقیہ زاھد) وذکر اخر قبلہ عن عیاش بن عباس (القتبانی ثقة) ان شییم	محمد بن سلمہ نے ہم کو بتایا اور وہ معتبر اور عادل راوی ہے۔ ابن وہب نے ہم سے بیان کیا وہ مستند، حافظ اور عبادت گزار راوی ہے اس نے حیوۃ ابن شریح سے روایت کی جبکہ وہ معتبر، عادل، فقیہ اور زاہد یعنی دنیا سے بے رغبتی کرنے والا راوی ہے۔ دوسروں نے اسے عیاش بن عباس سے پہلے ذکر کیا ہے۔ یہ

[112] تاریخ الخمیس کتاب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الی کسرٰی مؤسسة شعبان بیروت ۲/ ۳۵

بن بیتان (القتبانی ثقة) حدثه انه سمع رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال یا رویفع لعل الحیاة ستطول بك بعدی فاخبر الناس انه من عقد لحیته اوتقلد وترا اواستنجی برجیع دابة او عظم فان محمدا بریٔ منه[113]۔	القتبانی ہے جو معتبر و مستند آدمی ہے شیيم بن بیتان القتبانی مستند و معتبر راوی ہے اس نے بتایا کہ اس نے رویفع بن ثابت کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ت) یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: اے رویفع! میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے یا کمان کا چلا گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی لید، گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرے تو بے شک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس سے بیزار ہے۔

حدیث ۱۲: سنن ابی داؤد شریف میں اس حدیث کو روایت کرکے فرمایا:

حدثنا یزید بن خالد (ثقة) نا مفضل (ھو ابن فضالة المصری ثقة فاضل عابد) عن عیاش (ذاك ابن عباس الثقة) ان شییم بن بیتان اخبرہ بھذا الحدیث ایضا عن ابی سالم الجیشانی (سفٰین بن ھانی محضرم وقیل له صحبته) عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنھما یذکر ذٰلك وھو معه مرابط بحصن باب الیون[114]۔	یزید بن خالد نے ہم سے بیان کیا اور وہ معتبر و مستند راوی ہے۔ مفضل (جو فضالہ مصری کے بیٹے معتبر، فاضل اور عابد ہیں) نے ہم سے بیان کیا اس نے عیاش (وہ ابن عباس اور ثقہ ہے) سے شییم بن بیتان نے اسے یہ حدیث ابو سالم جیشانی کے حوالے سے بتائی (یعنی سفیان بن ہانی محضرم۔ یہ بھی کہا گیا کہ اس کے لئے شرف صحبت ثابت ہے) اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ وہ یہ حدیث بیان فرماتے تھے جبکہ یہ ان کے ساتھ "باب الیون" کے قلعہ میں قید تھا۔ (ت)

[113] سنن النسائی کتاب الزینة من السنن باب عقد اللحیة نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۷۷۔۲۷۶

[114] سنن ابی داؤد کتاب الطھارة باب ماینھی عنه ان یستنجی بہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۶

یعنی اس طرح یہ حدیث حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما نے روایت فرمائی، حضرت شیخ محقق ومولانا عبدالحق محدث دہلوی لمعات التنقیح میں فرماتے ہیں:

عقد لحیتہ الاکثرون علی ان المراد تجعید اللحیۃ بالمعالجۃ وانما کرہ ذٰلک لانہ فعل من لیس من اھل الدین وتشبہ بھم وقیل کانوا یعقدون فی الحروب فی زمن الجاھلیۃ تکبراو تعجبافامروا بارسالھا وذٰلک من فعل الاعاجم وقال التورپشتی یقتلونھا کذا فی مجمع البحار والاول ھو الوجہ [115] اھ مختصرًا۔	داڑھی باندھنے سے مراد اکثر اہل علم کے نزدیک کسی دوا وغیرہ سے اسے پیوست کرنا یا جوڑنا ہے اور اسے بایں وجہ ناپسند فرمایا کہ یہ ان لوگوں کا فعل ہے اور طریقہ ہے جو دیندار نہیں اور ان کی مشابہت اختیار کرنی ہے۔اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت کے ایام گرما میں ازراہ تکبر وعجب اپنی داڑھیوں کو باندھ دیا کرتے تھے اس لئے انھیں داڑھیاں کھلی اور آزاد چھوڑے رکھنے کا حکم دیا گیا اور یہ عجمیوں کی روش تھی اور طریقہ تھا اور علامہ تورپشتی نے فرمایا لوگ ان کو مثل فتیلہ کے بٹ دیا کرتے تھے یونہی مجمع البحار میں مذکور ہے۔ اور پہلا قول ہی اصل سبب اور وجہ ہے عبارت مختصر مکمل ہوئی)۔(ت)

علامہ طیبی حاشیہ مشکوٰۃ پھر علامہ طاہر مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں:

عقد ای جعدھا بالمعالجۃ ونھی عنہ لما فیہ من التشبہ بمن فعلہ من الکفرۃ [116]۔	یعنی داڑھی باندھنے سے مراد اس کا مجعد ومرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اس میں ان سے تشبہ ہے۔

داڑھی چڑھانے والے حضرات کو ڈھانے باندھ باندھ کر داڑھی مجعد ومرغول کرتے اور متکبر ٹھاکروں جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو جن کے ہر ہر راوی کی ثقاہت وعدالت ہم نے تقریب التہذیب امام خاتم الحفاظ ابن حجر سے نقل کردی یاد رکھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بیزاری وبے علاقگی کو ہلکا نہ جانیں اور داڑھی منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب وآفت کے منتظر رہیں جب داڑھی باقی رکھ کر اس کی صفت وہیئت میں کافروں سے تشبہ اس درجہ باعث بیزاری محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کردینا اور پورے پورے مجوسیوں مچھندروں کی صورت

---

[115] لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطہارۃ باب آداب الخلا الفصل الثانی مکتبہ المعارف العلمیہ لاہور ۲/ ۵۰

[116] مجمع بحار الانوار باب العین مع القاف (عقد) مکتبہ دار الایمان ریاض ۳/ ۶۴۰

بنا جس قدر موجب غضب و ناراضی واحد قہار ورسول کردگار جل وجلالہ وصلی اللہ تعالٰی وسلم ہو بجا ہے۔

الآثار: حدیث ۱۳و۱۴: امام ابوطالب مکی قوت القلوب اور امام حکیم الامہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

رد عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنه وابن ابی لیلی قاضی المدینة شهادة من کان ینتف لحیته[117]۔	یعنی امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ و عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی قاضی مدینہ طیبہ (کہ اکابر ائمہ تابعین واجلہ تلامذہ امیر المومنین عثمان غنی وامیر المومنین مولی علی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہیں ان دونوں ائمہ ہدٰی نے) داڑھی چننے والے کی گواہی رد فرمادی۔

حدیث ۱۵: یہی دونوں امام مکی وغزالی فرماتے ہیں:

شهد رجل عند عمر بن عبدالعزیز بشهادة وکان ینتف فینکیه فرد شهادته[118]۔	ایک شخص نے سادس خلفاء راشدین امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کے یہاں کسی معاملہ میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی کا ایک خفیف حصہ جسے کوٹھے کہتے ہیں چنا کرتا تھا امیر المومنین نے اس کی شہادت رد فرمادی۔

حدیث ۱۶و۱۷: امام محمد بن ابی الحسین علی مکی دقائق الطریقہ میں حضرت کعب احبار وابی الجلد (جیلان بن فرادہ اسدی) رحمہم اللہ تعالٰی سے ذکر فرماتے ہیں:

یکون فی اٰخر الزمان اقوام یقصون لحاهم اولئك لاخلاق لهم[119]۔	آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریں گے وہ نرے بے نصیب ہیں یعنی ان کے لئے دین میں حصہ نہیں آخرت میں بہرہ نہیں والعیاذ باللہ رب العالمین (ہذا مختصر)

تنبیہ نہم: نصوص ائمہ کرام وعلمائے اعلام میں:

نص ا تا ۵: امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام فتح القدیر پھر علامہ زین بن نجیم

---

[117] احیاء العلوم کتاب اسرار الطهارة النوع الثانی فصل فی اللحیة مطبعة المشهد الحسینی قاہرہ ۱/ ۱۴۴

[118] احیاء العلوم کتاب اسرار الطهارة النوع الثانی فصل فی اللحیة مطبعة المشهد الحسینی قاہرہ ۱/ ۱۴۴

[119] احیاء العلوم عن کعب الاحبار النوع الثانی فصل فی اللحیة مطبعة المشهد الحسینی قاہرہ ۱/ ۱۴۵

مصری بحر الرائق پھر علامہ ابوالاخلاص حسن بن عمار شرنبلالی غنیہ ذوی الاحکام، پھر علامہ مدقق محمد بن علی دمشقی در مختار پھر علامہ سیدی احمد مصری حاشیہ مراقی الفلاح سب علماء کتاب الصوم میں فرماتے ہیں:

المعنی للکل واللفظ للحاشیة الدرر والغرر الاخذ من اللحیة وھی دون القبضة کما فعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم یبحه احد واخذ کلھا فعل مجوس الاعاجم والیھود والھنود بعض اجناس الافرنج[120]۔	(مفہوم سب کا ایک ہے البتہ الفاظ حاشیہ الدرر والغرر کے ہیں) یعنی جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس میں کچھ لینا جس طرح بعض مغربی اور زنانے زنخے کرتے ہیں یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب لے لینا ایرانی مجوسیوں اور یہودیوں اور ہندیوں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔

نص ۶ تا ۱۲: امام برہان الملۃ والدین فرغانی ہدایہ پھر امام زیلعی تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق پھر علامہ نجم الدین طوری تکملہ بحر الرائق پھر علامہ شرنبلالی غنیہ پھر سید ابوالسعود ازہری فتح اللہ المعین حاشیہ کنز پھر علامہ سید احمد طحطاوی حاشیہ تنویر پھر علامہ سیدی محمد امین افندی ردالمحتار علی الدرالمختار سب علماء کتاب الجنایات مسئلہ جنایت بحلق لحیہ میں فرماتے ہیں:

یؤدب علی ذٰلك لارتکابه المحرم (ھذا ھو الکل الا الطرفین فلفظھما) یؤدب علی ارتکاب مالا یحل[121]۔	داڑھی مونڈنے والے کو سزادی جائے کہ وہ فعل حرام کا مرتکب ہوا (یہ سب کے الفاظ ہیں سوائے طرفین کے پس ان کے الفاظ یہ ہیں اسے ایسے کام کے کرنے پر سزادی جائے جو حلال نہیں۔ت)

نص ۱۳ تا ۱۷: علامہ تورپشتی مصابیح پھر علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ پھر مولانا علی قاری مکی مرقاۃ پھر علامہ فتنی مجمع البحار پھر شیخ محقق لمعات میں فرماتے ہیں:

قص اللحیة کان من صنع الاعاجم وھو	داڑھی تراشنا پارسیوں کا کام تھا اور اب تو بہت

[120] غنیہ ذوی الاحکام کتاب الصوم باب موجب الافساد مہری کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۰۸ و بحر الرائق ۲/ ۲۸۰، حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۳۷۲ و در مختار ۱/ ۱۵۲ و فتح القدیر ۲/ ۲۷۰

[121] الہدایہ کتاب الدیات مطبع یوسفی لکھنؤ ۴/ ۵۸۴ و تبیین الحقائق ۶/ ۱۳۰ و بحر الرائق ۸/ ۳۳۱، غنیہ ذوی الاحکام مع الدرر کتاب الدیات ۲/ ۱۰۴ وطحطاوی علی الدر المختار ۴/ ۲۸۰، فتح المعین ۳/ ۴۸۷ و ردالمحتار ۵/ ۳۷۰

الیوم شعار کثیر من المشرکین کالا فرنج والھنود ومن لاخلاق لھم فی الدین من الفرق الموسومۃ بالقلندریۃ طھر اللہ عنھم حوزۃ الدین[122]۔	کافروں کا شعار ہے جیسے فرنگی، اور ہندو اور وہ فرقہ جس کا دین میں کچھ نہیں جو قلندریہ کہلاتے ہیں اللہ تعالٰی اسلامی حدود کو ان سے پاک کرے۔

نص ۱۸و۱۹: کواکب الدراری شرح صحیح بخاری امام کرمانی و مجمع میں ہے:

فسبحٰنہ ماأسخف عقول قوم طولوا الشارب واحفوا اللحی عکس ما علیہ فطرۃ جمیع الامم قد بدلوا فطرتھم نعوذ باللہ[123]۔	سبحان اللہ کس قدر پوچ عقل ہے ان لوگوں کی جنھوں نے مونچھیں بڑھائیں اور داڑھیاں پست کیں برعکس اس خصلت کے جس پر تمام امم الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فطرت ہے انھوں نے اپنی اصل خلقت ہی بدل دی خدا کی پناہ۔

نص ۲۰ تا ۲۲: امام ابوالحسن علی ابن ابی بکر بن عبدالجلیل مرغینانی نے کتاب التجنیس والمزید میں اس کے عدم جواز کی تصریح فرمائی۔ لمعات شرح مشکوٰۃ و نصاب الاحتساب باب السادس میں ہے:

ھل یجوز حلق اللحیۃ کما یفعلہ الجوالیقون الجواب لایجوز ذکرہ فی جنایۃ الھدایۃ وکراھۃ التجنیس[124]۔	یعنی سوال، کیا داڑھی منڈانا جائز ہے جیسے جھولا شاہی فقیر کرتے ہیں؟ جواب: ناجائز ہے ھدایہ کتاب الجنایات اور تجنیس کتاب الکراہیۃ میں اس کی تصریح ہے۔

نص ۲۳و۲۴: تبیین المحارم و ردالمحتار میں ہے:

ازالۃ الشعر من الوجہ حرام الا اذا نبت للمرأۃ لحیۃ اوشوارب فلا تحرم ازالۃ بل تستحب[125]۔	منہ کے بال دور کرنا حرام ہے مگر جب کسی عورت کے داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اسے حرام نہیں بلکہ مستحب ہے۔

[122] لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطھارۃ باب السواک مکتبۃ المعارف العلمیہ لاہور ۲/ ۶۷و۶۸، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطھارۃ باب السواک المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ ۲/ ۴، شرح الطیبی علی مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطھارۃ باب السواک ادارۃ القرآن کراچی ۲/ ۵۶

[123] مجمع بحار الانوار باب الفاء مع الطاء تحت لفظ "فطر" مکتبہ دار الایمان مدینہ منورہ ۴/ ۱۵۸

[124] لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطھارۃ باب السواک مکتبہ المعارف العلمیہ لاہور ۲/ ۶۷

[125] ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۳۹

نص ۲۵و۲۶: مفہم شرح صحیح مسلم للعلامۃ القرطبی پھر اتحاف السادۃ المتقین میں ہے:

لایجوز حلقھا ولانتفھا ولاقص الکثیر منھا[126]۔	داڑھی کانہ مونڈنا جائز نہ چننا نہ زیادہ کترنا۔

نص ۲۷: امام شمس الائمہ کردری وجیز میں فرماتے ہیں:

لایحل للرجل ان یقطع اللحیۃ[127]۔	مرد کو حلال نہیں کہ داڑھی کاٹے۔

نص ۲۸ تا ۳۰: بعینہٖ یہی الفاظ امام ابوبکر نے فرمائے اور ان سے نوازل اور نوازل سے نصاب الاحتساب باب ثامن میں منقول ہوئے۔ **نص ۳۱و۳۲:** درمختار میں ہے:

فیہ (ای المجتبٰی) قطعت شعر راسھا اثمت ولعنت فی البزازیۃ ولو باذن الزوج لانہ لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ولذا یحرم علی الرجل قطع لحیتہ والمعنی الموثر التشبہ بالرجال[128]۔	یعنی مجتبٰی شرح قدوری میں ہے عورت اپنے سر کے بال کاٹے تو گنہگار وملعونہ ہوجائے۔ بزازیہ میں فرمایا کہ اگرچہ شوہر کی اجازت سے اس لئے کہ خدا کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں اسی لئے مرد پر داڑھی کاٹنا حرام ہے اور علت گناہ مردوں کی وضع بنانی ہے یعنی عورت کو موئے سر تراشنے کی حرمت میں یہ علت ہے کہ یہ مردانی وضع ہے جس طرح مرد کو ریش تراشی حرام ہونے کی علت کہ عورتوں سے تشبہ ہے اور وہ دونوں ناجائز۔

نص ۳۳: علامہ علی قاری شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں:

حلق اللحیۃ منھی عنہ[129]۔	داڑھی مونڈنے کی شرع میں ممانعت ہے۔

نص ۳۴: علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

اما حلقھا فمنھی عنہ لانہ عادۃ المشرکین[130]۔	داڑھی مونڈنا منع ہے کہ یہ کافروں کی عادت ہے۔

---

[126] اتحاف السادۃ المتقین کتاب اسرار الطہارۃ واما السنن فعشرۃ دار الفکر بیروت ۲/ ۴۱۹، المفھم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ دار ابن کثیر بیروت ۱/ ۵۱۲

[127] درمختار بحوالہ البزازیہ کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۵۰

[128] درمختار بحوالہ البزازیہ کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۵۰

[129] شرح الشفاء للقاری علی ہامش نسیم الریاض فصل واما نظافۃ جسمہ دار الفکر بیروت ۱/ ۳۴۳

[130] نسیم الریاض فصل واما نظافۃ جسمہ الفکر بیروت ۱/ ۳۴۳۔۴۴

نص ۳۵: اشعۃ اللمعات سے گزرا:

علت در حرمت حلق لحیہ ہمیں ست[131]۔	داڑھی مونڈنے کی وجہ حرمت یہی ہے۔(ت)

ص ۳۶: اسی میں ہے:

حلق کردن لحیہ حرام ست در رویش فرنج وہنود جوالقیان ست کہ ایشاں را قلندریہ گویند[132]	داڑھی مونڈنا حرام ہے اور یہ فرنگیوں، ہندیوں اور جھولا شاہیوں جو قلندریہ کہلاتے ہیں، کا طریقہ اور روش ہے۔(ت)

نص ۳۷: فتح المعین بشرح قرۃ العین میں ہے: **یحرم حلق لحیۃ**[133] داڑھی مونڈنا حرام ہے۔

فائدہ: جس طرح داڑھی مونڈنا کتروانا بالاتفاق حرام وگناہ ہے یونہی ہمارے ائمہ وجمہور علماء کے نزدیک اس کا طول فاحش کہ بے حد بڑھایا جائے جو حد تناسب سے خارج وباعث انگشت نمائی ہو مکروہ وناپسند ہے۔ امام قاضی عیاض پھر امام ابوزکریا نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

تکرہ الشھرۃ فی تعظیمھا کما تکرہ فی قصھا وجزھا[134]۔	داڑھی کو حد شہرت تک بڑھانا یعنی بہت زیادہ طویل کرنا مکروہ ہے جیسا کہ اس کا کتروانا اور کاٹنا مکروہ ہے۔(ت)

اسی میں ہے: **وکرہ مالک طولھا جدا**[135] (امام مالک نے داڑھی کا بیحد لمبا کرنا ناپسند فرمایا ہے۔ت) حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وحضرت عبداللہ بن عمر وحضرت ابوہریرہ وغیرہما صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کے افعال واقوال اور ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ ومحرر مذہب امام محمد رضی اللہ تعالٰی عنہما وعامہ کتب فقہ وحدیث کی تصریح سے اس کی حد یکمشت ہے۔ ابھی نصوص علماء سے گزرا کہ اس سے کم کرنا کسی نے حلال نہ جانا، قبضہ سے زائد کا قطع ہمارے نزدیک مسنون ہے بلکہ نہایہ میں بلفظ وجوب تعبیر کیا۔ تفصیل اس کی بحر ونہر ودرمختار اور اس کے حواشی وغیرہا کتب فقہ اور مرقاۃ ولمعات ومنہاج وغیرہ کتب حدیث اور قوت القلوب واحیاء العلوم وغیرہا کتب سلوک میں دیکھئے قول عرب کہ اس ناقل ناعاقل نے لکھا اور نہ اس کا قائل جانا نہ مقولہ ہی ٹھیک نقل کیا اس میں

---

[131] اشعۃ اللمعات کتاب اللباس باب الترجل الفصل الاول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/ ۵۷۲
[132] اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ باب السواک مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۲۱۲
[133] فتح المعین شرح قرۃ العین مسائل الاکتحال والخضاب الخ مطبعۃ عامر الاسلام پور ہرس ص ۲۱۹
[134] شرح مسلم للنووی مع صحیح مسلم باب السواک قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۲۹
[135] شرح مسلم للنووی مع صحیح مسلم باب السواک قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۲۹

اسی طول فاحش ومفرط کی ناپسندی ہے ورنہ نفس طول توسبزہ آغاز ہوتے ہی حاصل کہ بال اگرچہ ذرہ بھر ہو آخر جسم ہے اور جسم بے طول ناممکن تو مطلق طول کے مذمت نفس لحیہ کی مذمت ہوگی حالانکہ تمام عالم جانتا ہے کہ عرب کی قدیم قومی وملکی ومذہبی عادت ہمیشہ داڑھی رکھنی رہی ہے وہ اس کے نہ ہونے کی مذمت کرتے اور اسے سخت عیب جانتے جس کا کچھ ذکر اقوال امام شریح واصحاب امام احنف سے گزرا، قوت القلوب شریف میں امام ابویوسف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے:

من عظمت لحیته جلت معرفته[136]۔	جس کی داڑھی عظیم یعنی بڑی ہو اس کی معرفت بڑی ہوگی۔(ت)

اس میں بعض ادیبوں سے نقل فرمایا:

فی اللحیة خصال نافعة منها تعظیم الرجل والنظر الیه بعین العلم والوقار ومنها رفعه فی المجالس والاقبال علیه ومنها تقدیمه علی الجماعة وتعقیله[137]۔	داڑھی کے بہت فوائد ہیں جن میں سے (۱) ایک یہ کہ لوگوں میں داڑھی والے آدمی کی عزت ہوتی ہے (۲) لوگ اس کو عزت ووقار کی نگاہ سے دیکھتے ہیں (۳) مجالس میں اسے اچھی نشست دی جاتی ہے۔(۴) لوگ اس کی بات توجہ سے سنتے ہیں (۵) جماعت میں اسے آگے کرتے ہیں (۶) داڑھی کے بغیر آدمیوں کے مقابلے میں داڑھی والے کو فضیلت دی جاتی ہے(ت)

اسی طرح احیاء العلوم میں ہے۔ یہ زنخداں کے دو تین بال جو اس خلیع العذار کے نزدیک حد اعتدال عرب اسے منحوس ومذموم جانتے اور عجم کیا اچھا سمجھتے ہیں یہاں تک کہ اس پر مثلیں زباں زد ہوئیں اور ہر عاقل جانتا ہے کہ:

خیر الامور اوسطها[138] قال تعالٰی: "وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾"[139] قال تعالٰی:	سب سے بہتر کام میانہ روی والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نیک بندے تنگی اور فراخی یعنی کنجوسی اور فضول خرچی

[136] قوت القلوب لابی طالب المکی الفصل السادس والثلاثون دار صادر بیروت ۲/ ۱۴۳

[137] قوت القلوب لابی طالب المکی الفصل السادس والثلاثون دار صادر بیروت ۲/ ۱۴۳

[138] السنن الکبرٰی کتاب صلوٰۃ الخوف باب ماورد من التشدید فی لبس الخز دار صادر بیروت ۳/ ۲۷۳

[139] القرآن الکریم ۲۵/ ۶۷

" وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ "[140]۔وقال تعالٰی: "عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ "[141]۔	کے درمیان راہ اعتدال پر رہتے ہیں۔اللہ تعالٰی نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان راستہ اختیار کرو،اللہ تعالٰی نے فرمایا: (وہ گائے) نہ بوڑھی ہونہ بچھیا بلکہ درمیانی عمر رکھتی ہو۔(ت)

کو سچ کے بارے میں امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اقوال ووقائع بیہقی نے مناقب میں روایت اور امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں زیر حدیث: ایاکم والاشقر الارزق [142] (لوگو! گہری نیلی آنکھوں والے سے بچو۔ت) ذکر کئے جسے دیکھنا ہو وہاں دیکھے۔

تنبیہ دہم: بقیہ دلائل تحریم میں دلیل اول داڑھی منڈانا مثلہ یعنی صورت بگاڑنا ہے اور مثلہ حرام۔اب کتب فقہیہ سے کتاب الحج کا احرام باندھئے۔

نص ۳۸: ہدایہ میں ہے:

حلق الشعر فی حقھا مثلة کحلق اللحیة فی حق الرجال[143]۔	عورت کا بال مونڈنا مثلہ یعنی حلیہ بگاڑنے کے مترادف ہے جیساکہ مردوں کاداڑھی مونڈنا(ت)

نص ۳۹: کافی شرح وافی:

لاتحلق ولکن تقصرلان الحلق فی حقھا مثلة والمثلة حرام وشعر الراس زینة لھا کاللحیة للرجل کما لایحلق لحیته عنه الخروج من الاحرام فکذ الاتحلق شعرھا[144]۔	(احرام کھولتے وقت) عورت سر کے بال نہ مونڈے بلکہ چوٹی سے کچھ بال کترڈالے کیونکہ بال مونڈنا اسکے حق میں بمنزلہ مثلہ ہے اور مثلہ حرام ہے۔سر کے بال عورت کی زینت ہیں جیسے داڑھی مرد کے لئے زینت ہے۔جس طرح احرام کی پابندی سے آزاد ہونے کے لئے مرد کو داڑھی مونڈنے کا حکم نہیں اسی طرح عورت کے لئے سر کے بال مونڈنے کا حکم نہیں۔(ت)

نص ۴۰و۴۱: امام ملک العلماء ابوبکر مسعود کاسانی بدائع پھر علامہ قاری مسلک متقسط

---

[140] القرآن الکریم ۱۷/ ۱۱۰

[141] القرآن الکریم ۲/ ۶۸

[142] المقاصد الحسنه حرف الهمزة تحت حدیث ۲۷۴ دار الفکر بیروت ص۱۳۶

[143] الهدایه کتاب الحج فصل وان لم یدخل المحرم الخ المکتبه العربیه کراچی ۱/ ۲۳۵

[144] کافی شرح وافی

میں فرماتے ہیں:

حلق اللحیۃ من باب المثلۃ[145]۔	داڑھی مونڈنا از قسم مثلہ کے ہے۔(ت)

نص ۴۲ و ۴۳: تبیین الحقائق وابوالسعود مصری:

حلق راسھا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی الرجل[146]۔	کسی عورت کا اپنے سر کے بال مونڈنا مُثلہ ہے(حلیہ بگاڑنا ہے) جیسے مرد کا داڑھی مونڈنا(ت)

نص ۴۴: نیز تبیین میں ہے:

لایاخذ من اللحیۃ شیئا لانہ مثلۃ[147]۔	مرد داڑھی کا کوئی ضروری حصہ نہ کترائے کیونکہ ایسا کرنا مثلہ کے زمرے میں آتا ہے۔(ت)

نص ۴۵ و ۴۶: بحر الرائق وطحطاوی علی الدر واللفظ للبحر:

لاتحلق لکونہ مثلۃ کحلق اللحیۃ[148]۔	کوئی عورت بال نہ مونڈے اس لئے کہ ایسا کرنا مثلہ ہے جیسے مرد کے لئے داڑھی مونڈنا مثلہ ہے۔(ت)

نص ۴۷: برجندی شرح نقایہ:

حلق الرأس فی حقھا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی حق الرجل۔[149]	عورت کے لئے اپنے سر کے بال مونڈنا مثلہ ہے جیسے مرد کے لئے داڑھی مونڈنا۔(ت)

نص ۴۸: شرح لباب:

اما المرأۃ فلیس لھا الاالتقصیر لما سبق من ان حلق رأسھا	عورت کے لئے صرف بال کترنے جائز ہیں جیسا کہ پہلے بیان ہوا کہ عورت کا اپنے سر کے بال

[145] بدائع الصنائع کتاب الحج فصل واما الحلق والتقصیر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۱۴۱، المسلك المتقسط فی المنسك المتوسط مع ارشاد الساری دار الکتب العربی بیروت ص ۱۵۲

[146] تبیین الحقائق کتاب الحج فصل من لم یدخل مکہ الخ المطبعۃ الکبرٰی الامیریۃ بولاق مصر ۲/ ۳۹، فتح المعین کتاب الحج فصل مسائل شتی تتعلق بافعال الحج ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۴۹۶

[147] تبیین الحقائق کتاب الحج باب الاحرام المطبعۃ الکبرٰی بولاق مصر ۲/ ۳۳

[148] بحر الرائق کتاب الحج فصل من لم یدخل مکۃ الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۵۵

[149] شرح النقایۃ للبرجندی کتاب الحج نولکشور لکھنؤ ۱/ ۲۴۳

مثلة کحلق الرجل اللحیة[150]۔	مونڈنا مرد کے داڑھی مونڈنے کے مترادف ہے اور ایسا کرنا مثلہ ہے۔

نص ۴۹: طریق المرید سے گزرا کہ **النقصان منها مثلة**[151] (داڑھی (حد ضرورت سے) کم کرنا مثلہ ہے۔ت)

ان سب عبارات کا حاصل یہی ہے کہ مرد کے کو داڑھی منڈانا کترنا مثلہ ہے جیسے عورت کو سر منڈانا، یہ مسئلہ واضحہ جلیلہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام خواص وعوام اس سے آگاہ ہیں ہر ذی عقل مسلم جانتا ہے کہ جیسے عورت کے حق میں گیسوبریدہ گالی ہے یونہی مرد کے لئے داڑھی منڈا، ہاں ناپاک طبائع کا ذکر نہیں، بہتیرے مرد زنانے بنتے محافل میں ناچتے۔اپنی ماں بہن کے پیچھے طبلہ بجاتے ہیں اور ان حرکات سے اصلا عار نہیں رکھتے جس طرح داڑھی رکھنا افعال قدیمہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہے یونہی یہ اشارہ بھی اقوال قدیم رسل عظام سے:

اذا لم تستحی فاصنع ماشئت[152] بیحیا باش وہر چہ خواہی کن۔	جب تم میں حیانہ رہے تو پھر جو مرضی آئے کرتے رہو۔(ت)

اب امام ابوالبرکات عبداللہ نسفی کا ارشاد ابھی گزرا کہ **المثلة حرام** (مثلہ کرنا یعنی اپنا حلیہ بگاڑنا حرام ہے۔ت) اشعۃ سے گزرا علت درحرمت مثلہ ہمیں ست[153] (مثلہ کے حرام ہونے کی یہی علت اور وجہ ہے۔ت)

احادیث لیجئے کہ امید کرتا ہوں مجموعا اس تحریر کے سوا شاید نہ ملیں:

حدیث ۱۸: امام احمد وبخاری ومسلم ونسائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

لعن الله من مثل بالحیوان[154]۔	اللہ کی لعنت اس پر جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ کرے۔

طبرانی نے بسند حسن ان سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[150] المسلک المتقسط فی المنسک المتقسط مع ارشاد الساری دارالکتب العربی بیروت ص ۱۵۱

[151] قوت القلوب فی معاملة المحبوب الفصل السادس والثلاثون دار صادر بیروت ۲/ ۱۴۳

[152] المعجم الکبیر حدیث ۶۵۷، ۶۵۹۔۶۶۱ المکتبة الفیصلیة بیروت ۱۷/ ۲۳۷،۲۳۸

[153] اشعة اللمعات کتاب اللباس باب الترجل الفصل الاول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/ ۵۷۲

[154] صحیح البخاری کتاب الذبائح ۲/ ۸۲۹ و مسند احمد بن حنبل عن ابن عمر ۱/ ۳۳۸

من مثل بالحیوان فعلیه لعنة الله والملٰئکة والناس اجمعین[155]۔	جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ کرے اس پر اللہ وملائکہ و بنی آدم سب کی لعنت۔

حدیث ۱۹: شافعی، احمد، دارمی، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، طحطاوی، ابن حبان، بیہقی، ابن الجار و حضرت بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے سپہ سالار کو وصیت فرماتے:

اغزوا بسم الله فی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله اغزوا ولاتغلوا ولاتغدروا ولاتمثلوا ولاتقتلوا ولیدا[156]۔	جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں قتال کرو۔ اللہ کے منکروں سے جہاد کرو اور خیانت نہ کرو۔ نہ عہد توڑو، نہ مثلہ کرو۔ نہ کسی بچے کو قتل کرو۔

حدیث ۲۰: امام احمد مسند اور ابن ماجہ سنن اور قاضی عبدالجبار بن احمد اپنی امالی میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا:

سیروا بسم الله وفی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله ولاتمثلوا ولاتغدروا ولاتغلوا ولاتقتلوا ولیدا[157]۔	چلو خدا کے نام پر خدا کے راہ میں جہاد کرو خدا کے منکروں سے اور نہ مثلہ کرو نہ بدعہدی نہ خیانت نہ بچے کا قتل۔

حدیث ۲۱: حاکم مستدرک میں حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

خذ فاغز فی سبیل الله فقاتلوا من کفر بالله لاتغلوا ولاتمثلوا ولاتقتلوا ولیدا	لے خدا کی راہ میں لڑ منکران خدا سے جہاد کرو، خیانت نہ کرو نہ مثلہ نہ بچوں کو قتل

[155] کنز العمال بحوالہ طب عن ابن عمر حدیث ۳۹۹۷۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۵/ ۳۸

[156] صحیح مسلم کتاب الجہاد ۲/ ۸۲ و سنن ابی داؤد کتاب الجہاد ۱/ ۳۵۲، جامع الترمذی ابواب الدیات ۱/ ۱۶۹ ابواب السیر ۱/ ۱۹۵ وسنن ابن ماجہ کتاب الجہاد ص ۲۱۰، مسند احمد بن حنبل ۴/ ۲۴۰ و ۵/ ۳۵۸

[157] سنن ابن ماجہ ابواب الجہاد ص ۲۱۰ و مسند احمد بن حنبل ۴/ ۲۴۰

فھذا عھد اللہ وسیرۃ نبیہ[158]۔	کہ یہ اللہ تعالٰی کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

حدیث ۲۲: بیہقی سنن میں امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ سے حدیث طویل میں راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے فرماتے:

لاتمثلوا بآدمی ولا بھیمۃ[159]۔	مثلہ نہ کرونہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو۔

حدیث ۲۳ تا ۲۵: احمد وبخاری حضرت عبداللہ بن زید اور احمد وابوبکر ابن ابی شیبہ حضرت زید بن خالد اور طبرانی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی:

نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن النھبۃ والمثلۃ[160]۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلہ سے منع فرمایا۔

حدیث ۲۶ و ۲۷: ابن ماجہ ابوسعید خدری اور امام ابوجعفر طحاوی وسلیمان بن احمد طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی:

نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ولفظ الطحاوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ینھٰی ان یمثل بالبھائم[161]۔	(رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منع فرمایا اور طحاوی کے الفاظ ہیں کہ میں نے سنا ہے۔ت) رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے چوپایوں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

حدیث ۲۸ تا ۳۰: ابوبکر بن ابی شیبہ وامام طحاوی وحاکم حضرت عمران بن حصین اور اولین وطبرانی حضرت مغیرہ بن شعبہ اور صرف اول حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی:

نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ نے مثلہ سے

---

[158] کنزالعمال برمزک عن ابن عمر حدیث ۱۱۲۸۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۴/ ۳۴۴، المستدرک للحاکم کتاب الفتن دار الفکر بیروت ۴/ ۵۴۱

[159] السنن الکبرٰی کتاب السیر باب ترک قتل من اقتال فیہ الخ دار صادر بیروت ۹/ ۹۱

[160] صحیح البخاری کتاب الذبائح باب مایکرہ من المثلہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۳۹، مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن زید انصاری المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۳۰۷

[161] سنن ابن ماجہ کتاب الذبائح باب النھی عن صبر البھائم وعن المثلۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۳۷، شرح معانی الآثار کتاب الجنایات باب کیفیۃ القصاص ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۱۱۷

عن المثلة [162] ھذا حدیث الحاکم عن عمران ومثله لفظ الطبرانی عن ابن عمر وحدثنا المغیرة واسماء۔	منع فرمایا۔ (حضرت عمران کے حوالے سے یہ حاکم کی روایت ہے اور اس جیسے الفاظ امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے روایت کئے ہیں اور حضرت مغیرہ اور سیدہ اسماء نے ہم سے بیان فرمایا۔ت)

حدیث ۳۱: طبرانی امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے راوی:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ینھٰی عن المثلة ولو بالکلب العقور [163]۔	میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سنا کہ مثلہ کرنا منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔

حدیث ۳۲و۳۳: ابن قانع وطبرانی وابن مندہ بطریق موسٰی بن ابی حبیب حضرت حکم بن عمیر وحضرت عائذ بن قرط رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتمثلوا بشیئ من خلق اللہ عزوجل فیه روح [164]۔	خلق اللہ میں سے کسی ذی روح کو مثلہ نہ کرو۔

حدیث ۳۴و۳۵: ابوداؤد وطحاوی حضرت سمرہ بن جندب اور بخاری ومسلم قتادہ سے مرسلاراوی:

کان النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم یحثنا علی الصدقة وینھانا عن المثلة وھذا لفظ ابی داؤد[165] ولفظ الطحاوی قلما خطب خطبة الا امرنا فیھا	حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صدقہ کرنے کی ترغیب دیا کرتے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے، یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں۔اور امام طحاوی کے یہ الفاظ ہیں کہ کوئی ایسا خطبہ

[162] شرح معانی الاثار کتاب الجنایات ۲/ ۱۱۷ و المصنف لابن ابی شیبہ حدیث ۷۹۸۴ ۹/ ۴۲۳، المعجم الاوسط حدیث ۵۷۳۵ مکتبہ المعارف ریاض ۶/ ۳۴۴، المعجم الکبیر حدیث ۱۳۴۸۵ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۲/ ۴۰۳، کنز العمال برمزك عن عمران حدیث ۱۱۰۶۸ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۴/ ۳۹۱

[163] المعجم الکبیر حدیث ۱۶۸ المکتبہ الفیصلیۃ بیروت ۱/ ۱۰۰

[164] المعجم الکبیر حدیث ۳۱۸۸ المکتبہ الفیصلیۃ بیروت ۳/ ۳۱۸

[165] سنن ابی داؤد کتاب الجهاد باب فی النهی عن المثلة آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۶

بالصدقة ونهانا فيها عن المثلة[166] ولفظهما فی حديث العرينين عن قتادة بلغنا ان النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم كان بعد ذلك يحث علی الصدقة وينهٰی عن المثلة[167] وبمعناه لابن ابی شيبه والطحاوی عن عمران فی الحديث المار۔	نہیں ہوتا تھا جس میں صدقہ کرنے کا حکم نہ فرماتے ہوں اور مثلہ کرنے سے منع نہ کرتے ہوں ان دونوں کے الفاظ حدیث "عرینین" میں بحوالہ حضرت قتادہ یہ ہیں: ہمیں یہ اطلاع پہنچی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بعدازیں صدقہ کرنے کی ترغیب دلاتے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے۔اور اسی کی ہم معنی ابن ابی شیبہ اور طحاوی کی گزشتہ حدیث بروایت حضرت عمران مذکور ہے۔(ت)

حدیث ۳۶: طبرانی کبیر میں حضرت یعلٰی بن مرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: **لاتمثلوا بعباداللہ**[168] اللہ کے بندوں کو مثلہ نہ کرو۔

حدیث ۳۷و۳۸: ابن عساکر وابن النجار حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اور ابن ابی شیبہ مصنف میں عطا سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

لامثل به كذا فيمثل الله بی يوم القيمة[169]۔	حاصل یہ کہ جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اسے اللہ تعالٰی مثلہ بنائے گا۔

حدیث ۳۹: بیہقی سنن میں صالح بن کیسان سے حدیث طویل میں راوی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سیدنا صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالٰی عنہما کو سپہ سالاری پر بھیجتے وقت وصیت میں فرمایا:

---

[166] شرح معانی الآثار للطحاوی کتاب الجنایات باب کیفیۃ القصاص ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۱۱۷، سنن ابی داؤد کتاب الجهاد باب فی النهی عن المثلة آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۶

[167] صحیح البخاری کتاب المغازی باب قصہ عکل وعرینہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۶۰۲

[168] المعجم الکبیر حدیث ۶۹۷و۶۹۸ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۲/ ۲۷۲

[169] کنزالعمال بحوالہ ابن عساکر وابن النجار حدیث ۴۴۷۱۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۵/ ۴۰۸، المصنف لابن ابی شیبہ کتاب المغازی حدیث ۱۸۵۸۶ ادارۃ القرآن کراچی ۱۴/ ۳۸۷

لاتغدروا ولا تمثل ولا تجبن ولا تغلل[170]۔	نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی نہ خیانت۔

حدیث ۴۰: سیف کتاب الفتوح میں متعدد شیوخ سے راوی، امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے صوبہ ملک یمامہ مہاجر بن ابی امیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرمان بھیجا جس میں ارشاد ہے:

ایاك والمثلة فی الناس فانها ماثم و منفرة الا فی قصاص[171]۔	لوگوں کو مثلہ کرنے سے بچو کہ وہ گناہ ہے اور نفرت دلانے والا مگر قصاص و عوض میں۔

اللہ اکبر! جب چوپایوں سے مثلہ حرام، چوپائے درکنار کٹکھنے کتے سے ناجائز کتے سے بھی گزریئے حربی کافر سے بھی منع، تو مسلمان کا خود اپنے منہ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام و موجب لعنت وانتقام ہے **والعیاذ باللہ تعالٰی**۔

حدیث ۴۱: طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من مثله بالشعر فلیس له عندالله خلاق[172]۔	جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

والعیاذ باللہ رب العالمین ____ یہ حدیث خاص مسئلہ مثلہ مومیں ہے بالوں کا مثلہ یہی جو کلمات ائمہ سے مذکور ہوا کہ عورت سر کے بال یا مرد داڑھی یا مرد خواہ عورت بھنویں **کما یفعله کفرة الهند فی الحداد** (جیسے ہندوستان کے کفار لوگ سوگ مناتے ہوئے ایسا کرتے ہیں۔ت) یا سیاہ خضاب کرے **کما فی المناوی والعزیزی والحفنی شروح الجامع الصغیر**، یہ سب صورتیں مثلہ مومیں داخل ہیں اور سب حرام۔

دلیل دوم: داڑھی منڈانا، زنانی صورت بنانا اور عورتوں سے تشبہ پیدا کرنا ہے اور مرد کو عورت عورت کو مرد سے کسی لباس وضع، چال ڈھال میں بھی تشبہ حرام نہ کہ خاص صورت وبدن میں ظاہر کہ عورت و مرد کا جسم ظاہر میں مابہ الامتیاز یہی چوٹی داڑھی ہے۔ اسی طرح تسبیح ملائکہ میں اشارہ وارد ہوا۔ امام زیلعی تبیین الحقائق علامہ اتقانی غایۃ البیان علامہ طوری تکملہ بحر، سب علماء کتاب الجنایات

---

[170] السنن الکبرٰی کتاب السیر باب ترک قتل من لا قتال فیه من الرهبان الخ دار صادر بیروت ۹ /۹۰

[171] تاریخ الامم والملوك للطبری ذکر خبر حضرموت فی ردتهم دار القلم بیروت ۳/ ۲۷۷

[172] المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۱۰۹۷۷ المکتبه الفیصلیة بیروت ۱۱/ ۴۱

اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی کیمیائے سعادت میں ذکر کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان للہ ملئکۃ تسبیحھم سبحن من زین الرجال باللحی والنساء وبالقرون والذوائب [173] (لیس عند الاتقانی فی نسختی لفظ القرون)	بے شک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے پاکی ہے اسے جس نے مردوں کو زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے، بلکہ داڑھی چوٹی سے بھی زیادہ وجہ امتیاز ہے کہ مرد چوٹی بنا سکتا ہے اور عورت داڑھی نہیں نکال سکتی۔ (میرے نسخہ میں اتقانی کے نزدیک "قرون" کا لفظ نہیں ہے)۔ (ت)

ولہٰذا نص ۵۰ و ۵۱: امامین جلیلین قوت و احیاء میں فرماتے ہیں:

اللحیۃ من تمام خلق الرجال وبہا تمیز الرجال من النساء فی ظاہر الخلق [174]۔	داڑھی آفرینش مرد کی تمامی سے ہے اور اسی سے متمیز ہوتے ہیں مرد عورتوں سے ظاہری صورت میں۔

لاجرم بزازیہ ودرمختار وردالمحتار کے نصوص گزرے کہ عورت کو موئے سر مرد کو داڑھی کا قطع کرنا حرام ہے کہ اس میں ایک کا دوسرے سے تشبہ ہے۔

نص ۵۲: سیدی عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں:

الحکمۃ فی تحریم تشبہ الرجل بالمرأۃ وتشبہ المرأۃ بالرجل انہما مغیرات لخلق اللہ [175]۔	مرد عورت کا باہم تشبہ حرام ہونے کی حکمت یہ ہے کہ وہ دونوں اس میں خدا کی بنائی چیز بدلتے ہیں۔

یہ اشارہ ہے اسی آیۃ کریمہ "فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ ؕ" [176] کی طرف، یہ تو آیت تھی اب بتوفیق اللہ تعالٰی احادیث لیجئے۔

حدیث ۴۲: امام احمد ودارمی وامام بخاری وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجۃ وطبرانی

[173] تبیین الحقائق کتاب الجنایات ۶/ ۱۳۰ و بحر الرائق کتاب الجنایات ۸/ ۳۳۱

[174] قوت القلوب الفصل السادس والثلاثون ۲/ ۱۴۲ و احیاء العلوم النوع الثانی ۱/ ۱۴۴

[175] الحدیقہ الندیہ ومن الآفات اضاعۃ الرجل اولادہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/ ۵۵۸

[176] القرآن الکریم ۴/ ۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشابھات من النساء بالرجال[177]۔	اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی۔

طبرانی کی روایت یوں ہے:

ان امرأۃ مرت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم متقلدۃ قوسافقال لعن اللہ المتشبہات من النساء بالرجال والمتشبھین من الرجال بالنساء[178]۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت شانے پر کمان لٹکائے گزری، فرمایا: اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی۔

حدیث ۴۳: بخاری، ابوداؤد و ترمذی انھیں سے راوی:

لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوھم من بیوتکم[179]۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر۔ اور فرمایا انھیں اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

حدیث ۴۴: بخاری، ابوداؤد، ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اخرجوا المخنثین من بیوتکم[180]۔	زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

---

[177] صحیح البخاری کتاب اللباس ۲/ ۸۷۴۔ سنن ابی داؤد کتاب اللباس ۲/ ۲۱۰۔ جامع الترمذی ۲/ ۱۰۲، سنن ابن ماجہ ابواب النکاح باب فی المخنثین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۳۸، مسند احمد بن حنبل عن ابن عباس المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۳۳۹

[178] الترغیب والترھیب بحوالہ الطبرانی الترھیب من تشبہ الرجل بالمرأۃ الخ مصطفی البابی مصر ۳/ ۱۰۳

[179] صحیح البخاری کتاب اللباس ۲/ ۸۷۴ و سنن ابی داؤد کتاب الادب ۲/ ۳۱۸ جامع الترمذی ابواب الادب ۲/ ۱۰۲

[180] سنن ابن ماجہ ابواب الحدود باب المخنثین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۹۱، کنز العمال بحوالہ احمد خ، د، ہ حدیث ۴۵۰۶۶ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۶/ ۳۹۶

حدیث ۴۵: ابوداؤد ونسائی، وابن ماجہ وابن حبان بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الرجل یلبس لبسۃ المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ الرجل[181]۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس مرد پر کہ عورت کا پہناوا پہنے اوراس عورت پر کہ مرد کا۔

حدیث ۴۶: ابوداؤد بسند حسن عبداللہ بن ابی ملیکہ سے راوی:

قال قیل لعائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا ان امرأۃ تلبس النعل قالت لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الرجلۃ من النساء[182]۔	ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہ عنہا سے عرض کی گئی کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

حدیث ۴۷: امام احمد بسند صحیح ایک تابعی ہذیلی سے راوی میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہما کی خدمت میں حاضر تھا ایک عورت کمان لٹکائے مردانی چال چلتی سامنے سے گزری عبداللہ نے پوچھا یہ کون ہے میں نے کہا ام سعید دختر ابو جہل، فرمایا میں نے سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

لیس منا من تشبہ بالرجال من النساء ولا من تشبہ بالنساء من الرجال[183] ورواہ الطبرانی عن عبداللہ مختصرًا۔	ہمارے گروہ میں سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے اور نہ وہ مرد کہ عوتوں سے (اور اسے طبرانی نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے مختصرًا روایت کیا۔ ت)

حدیث ۴۸: امام احمد بسند حسن اور عبدالرزاق مصنف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبہون بالنساء والمترجلات من النساء	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں اور جنگل کے

[181] سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی لباس النساء آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۱۰

[182] سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی لباس النساء آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۱۰

[183] مسند امام احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عمرو المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۲۰۰

المتشابهات بالرجال وراكب الفلاة وحده[184]۔	اکیلے سوار کو یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کو جائے۔

حدیث ۴۹: طبرانی کبیر میں بسند صالح حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثلثة لايدخلون الجنة ابدا الديوث و الرجلة من النساء ومدمن الخمر[185]۔	تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے دیوث اور مردانی عورت اور شراب کا عادی۔

حدیث ۵۰: احمد، نسائی، حاکم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثلثة لاينظر الله اليهم يوم القيمة العاق لوالديه والمرأة المترجلة المتشبهة بالرجال عــه والديوث[186]۔	تین شخصوں پر اللہ تعالٰی روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائے گا ماں باپ کا نافرمان اور مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی اور دیوث۔

حدیث ۵۱: نسائی سنن اور بزار مسند اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں ان سے راوی:

عــــہ: وفی طريقة لاحمد ورواية عبدالرزاق بعدهذا والمتبتلين الذين يقولون لانتزوج والمتبتلات اللاتی يقلن ذٰلك وراكب الفلاة وحده والبائت وحده[187] ۱۲منه	امام احمد کی دوسری سند کے ساتھ اور مصنف عبدالرزاق کی روایت میں اس کے بعد یہ الفاظ مذکور ہیں وہ مرد جو عورتوں سے لاتعلق ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم شادی نہیں کرتے اور الگ تھلگ رہنے والی عورتیں جو یہی کچھ کہتی ہیں اور جنگل و بیابان میں اکیلا سفر کرنے والا سوار اور قوت مردمی کے باوجود تنہا رہنے والا مرد۔(ت)

[184] مسند امام احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۸۹۔۲۸۷

[185] مجمع الزوائد بحوالہ المعجم الکبیر کتاب النکاح باب فیمن یرضی لاہلہ بالخبث دارالکتاب بیروت ۴/ ۳۲۷

[186] مسند امام احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عمر المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۱۳۴، سنن النسائی کتاب الزکوٰۃ ۱/ ۳۵۷

[187] مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۲۸۹

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثلثة لایدخلون الجنة العاق لوالدیه والدیوث ورجلة النساء[188]۔	تین شخص جنت میں نہ جائیں گے ماں باپ سے عاق اور دیوث اور مردانی عورت۔

حدیث ۵۲: بیہقی شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اربعة یصبحون فی غضب اللہ ویمسون فی غضب اللہ المتشبھون من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال والذی یاتی البھیمة والذی یاتی بالرجل[189]۔	چار شخص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں شام کریں تو اللہ کے غضب ہیں زنانی وضع والے مرد اور مردانی وضع والی عورتیں اور جو چوپائے سے جماع کرے اور اغلامی۔

حدیث ۵۳: طبرانی کبیر میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

اربعة لعنھم اللہ فوق عرشه وامنت علیھم ملئکة الذی یحصن نفسه عن النساء ولایتزوج ولا یتسری لان لایولد له ولد الرجل یتشبه بالنساء وقد خلقه اللہ ذکرا والمرأة تتشبه بالرجال وقد خلقھا اللہ انثی ومضل المسکین[190] وفی اخری	حاصل یہ کہ چار شخصوں پر اللہ عزوجل نے بالائے عرش سے دنیا وآخرت میں لعنت بھیجی اور ان کی ملعونی پر فرشتوں نے آمین کہی وہ مرد جسے خدائے تعالٰی نے نر بنایا اور وہ مادہ بنے عورتوں کی وضع بنائے اور عورت جسے خدا نے مادہ بنایا اور وہ نر بنے مردانی وضع اختیار کرے اور اندھے کو بہکانے یا مسکین

عـــه: ھذا وعید اٰخر غیر مافی قرینة فالظاھر تعداد الورود ولا تغییر العبارة من الصحابی او راو بعدہ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲منه	یہ دوسری وعید ہے جو ساتھ والی روایت میں نہیں ہے بظاہر تعداد ورود مراد ہے صحابی سے تبدیلی عبارت مراد نہیں یا اس کے بعد کوئی اور راوی ہے اور اللہ تعالٰی سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔(ت)

[188] شعب الایمان للبیہقی باب فی الغیرۃ والمذاق حدیث ۱۰۷۹۹ دارالکتب العلمیہ بیروت ۷/ ۴۱۲، سنن النسائی کتاب الزکوٰۃ ۱/ ۳۵۷ و المستدرک للحاکم کتاب الایمان ۱/ ۷۲

[189] شعب الایمان باب فی تحریم الفروج حدیث ۵۳۸۵ دارالکتب العلمیہ بیروت ۴/ ۳۵۶

[190] المعجم الکبیر حدیث ۷۸۹۴ المکتبہ الفیصلیہ بیروت ۸/ ۱۱۷

عنه اربعة لعنوا فی الدنیا والاخرة وامنت الملئکة رجل جعله اللہ ذکرا فانث نفسه وتشبه بالنساء وامرأة جعلها اللہ انثی فتذکرت وتشبهت بالرجال والذی یضل الاعمی ورجل حصور ولم یجعل اللہ حصورا الایحیی بن زکریا علیه السلام[191]۔	کو راستہ بھلانے والا اور وہ جو اولاد ہونے کے خوف سے نکاح نہ کرے نہ کنیز حلال رکھے راہبان نصاری کی طرح بن رہے۔

حدیث ۵۴: ابن عساکر ابن صالح وہ اپنے بعض شیوخ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لعن اللہ الملئکة رجلا تانث وامراة تذکرت[192]۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔	اللہ عزوجل اور فرشتوں نے لعنت کی اس مرد پر جو عورت بنے اور اس عورت پر جو مرد۔

دلیل سوم: داڑھی منڈانا کتروانا شعار کفار میں ان سے تشبہ ہے اور وہ حرام۔

تنبیہ ہشتم کی متعدد احادیث میں گزرا کہ یہ خصلت شیعہ مجوس ویہود ومشرکین کی ہے اور نہم کے نصوص عدیدہ میں کہ مجوسیوں یہودیوں ہندوؤں فرنگیوں کی اور حدیث اول وسوم وچہارم میں گزرا مشرکوں کا خلاف کرو یہودیوں کی صورت نہ بنو اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

نص ۵۳تا۵۵: لمعات سے گزرا کہ داڑھی باندھنے والے سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی بیزاری اس وجہ سے ظاہر فرمائی کہ اس میں بے دینوں سے تشبہ ہے۔[193] علامہ طیّبی وعلامہ طاہر سے گزرا کہ وجہ نہی مشابہت کفار ہے[194]۔

نص ۵۶و۵۷: بدائع امام ملک العلماء وشرح منسک متوسط میں ہے:

---

[191] المعجم الکبیر حدیث ۷۴۸۹ المکتبة الفیصلیة بیروت ۸/ ۲۴۲

[192] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن ابن صالح حدیث ۴۳۹۸۳ موسسة الرسالہ بیروت ۱۶/ ۷۳

[193] لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطہارۃ باب السواك مکتبہ المعارف العلمیہ ۲/ ۶۸

[194] شرح الطیبی علی مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطہارۃ باب السواك ادارۃ القرآن کراچی ۲/ ۵۶

حلق اللحیۃ تشبہ بالنصارٰی [195]۔	داڑھی منڈانی نصارٰی کی سی صورت بنانی ہے۔

نص ۵۸: جب در مختار میں فرمایا داڑھی نہ رکھنا یہود و ہنود کا کام ہے [196] علامہ طحطاوی نے فرمایا: التشبہ بھم حرام [197] ان سے تشبہ حرام ہے۔

نص ۵۹ و ۶۰: علامہ اسمٰعیل بن عبدالغنی حاشیہ درر و غرر پھر علامہ عبدالغنی بن اسمٰعیل حاشیہ طریقہ محمدیہ نوع ثامن آفات لسان میں فرماتے ہیں:

لبس زی الافرنج کفر علی الصحیح [198] اھ مختصرًا۔	فرنگیوں کی وضع پہننی صحیح مذہب میں کفر ہے اھ مختصرًا۔

حدیث ۵۵: صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم ومتبغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ ومطلب دم امرئ بغیر حق لیھریق دمہ [199]۔	اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں حرم شریف میں الحاد و زیادتی کرنے والا اور اسلام میں جاہلیت کی سنت چاہنے والا اور ناحق کسی کی خونریزی کے لئے اس کے قتل کی تلاش میں رہنے والا۔

علامہ طیّبی سے مجمع البحار میں ہے:

اذا ترتب ھذا الوعید علی طالبہ فعلی المباشر اولی [200]۔	جب سنت جاہلیت کی طلب پر یہ وعید ہے تو برتنے والا بدرجہ اولٰی۔

حدیث ۵۶ و ۵۷: بخاری تعلیقًا اور احمد و ابو یعلی و طبرانی کاملاً حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اور جملہ اخیرہ ابوداؤد ان سے اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن حضرت حذیفہ

---

[195] بدائع الصنائع کتاب الحج فصل واما الحلق والتقصیر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۱۴۱، المنسک المتوسط علی لباب المناسک مع ارشاد الساری دار الکتب العربی بیروت ص ۱۵۲

[196] درمختار کتاب الصوم باب مایفسد الصوم الخ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۱۵۲

[197] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار کتاب الصوم باب مایفسد الصوم الخ دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۴۶۰

[198] الحدیقہ الندیہ النوع الثانی مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/ ۲۳۰

[199] صحیح البخاری کتاب الدیات باب من طلب دم الخ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی ۲/ ۱۰۱۶

[200] مجمع بحار الانوار باب السنن مع النون تحت لفظ السنن مکتبہ دار الایمان مدینۃ المنورۃ ۳/ ۱۳۲

صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جعل الذل والصغار علی من خالف امری ومن تشبہ بقوم فھو منھم[201]۔	رکھی گئی ذلت اور خواری اس پر جو میرے حکم کا خلاف کرے اور جو کسی قوم سے تشبہ کرے وہ انھیں میں سے ہے۔

علامہ طیبی سے مجمع وغیرہ میں ہے:

ای من تشبہ بالکفار فی اللباس وغیرہ فھو منھم[202] اھ باختصار۔	یعنی جو کافروں سے لباس وغیرہ میں مشابہت کرے وہ انھیں کافروں میں سے ہے اھ باختصار

حدیث ۵۸: ترمذی وطبرانی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس منا من تشبہ بغیر نا لاتشبھوا بالیھود ولا بالنصاری فان تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاری الاشارۃ بالاکف[203]۔	ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے تشبہ کرے، نہ یہود سے تشبہ کرو نہ نصرانیوں سے کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے اور نصارٰی کا ہتھیلیوں سے۔

حدیث ۵۹: مسند الفردوس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی وسلم فرماتے ہیں:

لیس منا من عمل بسنۃ غیرنا[204]۔	جو ہمارے غیر کی سنت پر عمل کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔

[201] صحیح البخاری کتاب الجہاد باب ماقیل فی الرماح قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۰۸، مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عمر المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۵۰ و ۹۲، سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب لبس الشھرۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۰۳، المعجم الاوسط حدیث ۸۳۲۳ مکتبہ المعارف ریاض ۹/ ۱۵۱

[202] مجمع بحار الانوار باب الشین مع الباء مکتبہ دار الایمان مدینۃ المنورۃ ۳/ ۱۷۸

[203] جامع الترمذی ابواب الاستیذان والآداب باب ماجاء فی تبلیغ الاسلام آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۹۴

[204] الفردوس بماثور الخطاب عن ابن عباس حدیث ۵۲۶۸ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۴۱۵

حدیث ۶۰: ابن حبان اپنی صحیح میں ابو عثمان سے راوی ہمارے پاس پیشگاہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمان والا شرف صدور لایا جس میں ارشاد ہے: **ایا کم وزی الاعاجم**[205] پارسیوں کی وضع سے دور رہو،

تذییل حدیث ۶۱: ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من لم یعمل بسنتی فلیس منی[206]۔	جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔

حدیث ۶۲: ابن عساکر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من رغب عن سنتی فلیس منی[207]۔	جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرے گروہ سے نہیں۔

حدیث ۶۳: خطیب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من خالف سنتی فلیس منی[208]۔	جو میری سنت کا خلاف کرے وہ میرے زمرے سے نہیں۔

حدیث ۶۴: ابن عساکر حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اخذ بسنتی فهو منی ومن رغب عن سنتی فلیس منی[209]۔	جو میری سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں۔

حدیث ۶۵: بیہقی شعب میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بسند صحیح راوی: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[205] کشف الخفاء بحوالہ ابن حبان تحت حدیث ۱۰۱۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۲۸۳

[206] سنن ابن ماجہ ابواب النکاح باب ماجاء فی فضل النکاح ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۳۴

[207] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر ابی ایوب حدیث ۱۸۱۴۶ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۷/ ۹۸

[208] تاریخ بغداد الخطیب ترجمہ ۳۶۷۸ دار الکتب العربی بیروت ۷/ ۲۰۹

[209] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر حدیث ۹۳۴ ۱/ ۱۸۴ وحدیث ۲۲۷۵۴ ۸/ ۲۴۴ موسسۃ الرسالہ بیروت

ان لکل عمل شرۃ و لکل شرۃ فترۃ فمن کانت فترتہ الی سنتی فقد اھتدی و من کانت الی غیر ذٰلك فقد ھلك [210]	یعنی ہر کام کا ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کو ایک فتور تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے اور جو دوسری جانب ہو ہلاک ہو جائے۔
ربنا بقدرتك علینا وعجز نا لدیك وبغناك عنا وفا قتنا الیك لا تھلکنا بذنوبنا ولا تواخذنا بما عملنا ولا تجعلنا فتنۃ للقوم الظلمین ربنا انك رؤف رحیم اٰمین والحمد ﷲ رب العلمین وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا و مولانا محمد شفیع المذنبین والہ و صحبہ اجمعین. اٰمین۔	اے ہمارے پروردگار! ہم پر جو تجھے قدرت کاملہ حاصل ہے اس کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں اور ہمارا تیری بارگاہ میں عجز و نیاز اور تیری ہم سے بے نیازی اور ہمارا تیری طرف احتیاج، ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہ کرنا اور جو کچھ ہم نے کیا اس پر ہماری گرفت نہ کرنا اور ہمیں ظالموں کے لئے آزمائش نہ بنانا، اے ہمارے پروردگار! یقینا تو بڑی شفقت کرنے والا رحم کرنے والا ہے ہماری دعا قبول فرما (آمین)، سب تعریف اس اللہ تعالٰی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا مالک و پروردگار ہے اور ہمارے آقا و مولٰی پر اللہ تعالٰی کی بے پایاں رحمتیں ہوں جو (حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) روز قیامت گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں اور ان کی تمام اولاد اور سب ساتھیوں پر، مولا! اس دعا کو قبول فرما، آمین! (ت)

خاتمہ

رزقنا اللہ حسنھا (اللہ تعالٰی اسے (یعنی خاتمہ کو) حسن و جمال سے نوازے۔ت) اب کہ بحمد اللہ تعالٰی کلام اپنے منتہٰی کو پہنچا اکثر ابنائے زماں کی ہمت اور دین و علم کی جانب رغبت معلوم کسی دینی تحریر کے چند ورق دیکھنے بھی ان پر بار گراں اور راستانوں دیوانوں کے دفتر الٹ جائیں سیری کہاں، لہذا ہم بعض مضامین رسالہ کا ایک جدول میں خلاصہ لکھتے ہیں جنھیں اللہ ورسول پر ایمان اور روز قیامت پر ایقان ہے ملاحظہ کریں کہ قرآن وحدیث ونصوص ائمہ وعلمائے کرام قدیم وحدیث میں داڑھی منڈانے کتروانے پر کیا کیا ہولناک سزائیں وعیدیں، مذمتیں، تہدیدیں وارد ہیں، ایمانی نگاہ کو یہ جدول ہی کافی۔اور جو تفصیل چاہے تو یہ

---

[210] کنز العمال بحوالہ ھب عن ابن عمرو حدیث ۴۴۴۳۹ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ١٦/ ٢٧٦

فتوٰی وافی اب جس میں عذاب الٰہی کی طاقت ہو نیچریان عنود کی بات سنے، مجوس وہنود کی صورت بنے، ان جانگزا آفتوں کو گوارا کرے اور جسے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے محبت ہو اپنا منہ اسلامی بنائے شعائر اللہ کی حرمت بجالائے شعائر کفر سے کنارہ کرے۔ واللہ الھادی وولی الایادی (اللہ تعالٰی ہی سیدھی راہ دکھانے والا گوناگوں احسانات وانعامات کا مالک ہے۔ت)

جدول ان سزاؤں وعیدوں مذمتوں کی جو داڑھی منڈانے کتروانے والوں کے حق میں آیات واحادیث ونصوص مذکورہ سے ثابت ہیں

نمبر شمار	سزاومذمت	فرمان عدالت	میزان فرامین
۱	اللہ ورسول کے نافرمان ہیں جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔	نو ۹۔ آیات ۱۵،۱۳،۸،۷،۲،۱تا۱۸،۳۲، حدیث ۱ تا۱۰،۱۹تا۳۸،۴۰تا۵۸	۴۱
۲	شیطان لعین کے محکوم ہیں۔	آیت ۵	۱
۳	سخت احمق ہیں۔	آیت ۱۰ نص ۱۸،۱۹	۳
۴	اللہ ان سے بیزار ہے۔	آیت ۱۴	۱
۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیزار ہیں۔	حدیث ۱۱،۱۳	۲
۶	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ایسی صورت دیکھنے سے کراہت آتی ہے۔	حدیث ۱۰	۱
۷	یہودی صورت ہیں۔	حدیث ۳،۴ نص ۱تا۵	۷
۸	نصرانی وضع ہیں فرنگیوں سے مشابہ ہیں۔	حدیث ۴ نص ۱تا۵،۱۳تا۱۷،۳۶،۵۶،۵۷	۱۴
۹	مجوس کے پیرو ہیں۔	حدیث ۶،۲۔ نص ۱تا۵،۱۳تا۱۷	۱۲
۱۰	ہندوؤں کی صورت مشرکین کی سیرت ہیں۔	حدیث ۱۔ نص ۱تا۵،۱۳تا۱۷،۳۴،۳۶	۱۳
۱۱	مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے گروہ سے نہیں۔	حدیث ۷،۴۷،۵۸،۵۹،۶۱تا۶۴	۷
۱۲	انھیں اپنے ہم صورتوں نصارٰی ویہود ومجوس وہنود کے گروہ سے ہیں۔	حدیث ۵۶،۵۷	۲

۱۳	واجب التعزیر ہیں شہر بدر کرنے کے قابل ہیں۔	حدیث ۴۳، ۴۴۔ نص ۶ تا ۱۲	۹
۱۴	مبدلین فطرت ہیں مغیر خلق اللہ ہیں۔	نص ۱۸، ۱۹، ۳۵، ۳۸ تا ۴۹، ۵۲	۱۶
۱۵	زنانے مخنث ہیں۔	حدیث ۴۳، ۴۸۔ نص ۱ تا ۵	۷
۱۶	خدا کے عہد شکن ہیں۔	حدیث ۲۱	۱
۱۷	ذلیل وخوار ہیں۔	حدیث ۵۶، ۵۷	۲
۱۸	گھنونے قابل نفرت ہیں۔	حدیث ۴۰	۱
۱۹	مردودالشہادت ہیں۔	حدیث ۱۳، ۱۴، ۱۵	۳
۲۰	پورے اسلام میں داخل نہ ہوئے۔	آیت ۱۸	۱
۲۱	ہلاکت میں ہیں مستحق بربادی ہیں۔	آیت ۱۸ حدیث ۶۵	۲
۲۲	دین میں بے بہرہ آخرت میں بے نصیب ہیں۔	حدیث ۱۶، ۱۷، ۴۱	۳
۲۳	عذاب الٰہی کے منتظر۔	آیت ۱۸	۱
۲۴	اللہ عزوجل کو سخت دشمن ومبغوض ہیں۔	حدیث ۵۵	۱
۲۵	صبح ہیں تو اللہ کے غضب میں، شام ہیں تو اللہ کے غضب میں۔	حدیث ۵۳	۱
۲۶	قیامت کے دن ان کی صورتیں بگاڑی جائیں گی۔	حدیث ۳۷، ۳۸	۲
۲۷	اللہ ورسول کے ملعون ہیں دنیا وآخرت میں ملعون ہیں، اللہ وملائکہ وبشر سب کی ان پر لعنت ہے، فرشتوں نے ان کے لعنتی ہونے پر آمین کہی۔	ہشت احادیث ۱۸، ۴۲، ۴۳، ۴۵، ۴۶، ۴۸، ۵۳، ۵۴۔	۸
۲۸	اللہ تعالٰی ان پر نظر رحمت نہ فرمائے گا۔	حدیث ۵۰	۱
۲۹	وہ بہشت میں نہ جائیں گے۔	حدیث ۴۹، ۵۱	۲
۳۰	اللہ عزوجل انھیں جہنم میں ڈالے گا۔ **والعیاذ باللہ تعالٰی**	آیت ۱۴	۱

الحمدللہ یہ مختصر رسالہ جس میں علاوہ زوائد کے اصل مقصد میں اٹھارہ ۱۸ آیتوں بہتر ۷۲ حدیثوں

ساٹھ ارشادات علماء جملہ ڈیڑھ سو نصوص نے باطل کا ازہاق، حق کا احقاق کیا، غرہ رجب روز جمعہ مبارک ۱۳۰۵ھ ہجریہ قدسیہ کو قمر التمام وبدر سماء اختتام اور بلحاظ تاریخ **لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی** (چاشت کی روشنی داڑھیاں بڑھانے میں۔ت) نام ہوا۔

ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم وصلی اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقہ وسراج افقہ سیدنا ومولٰنا محمد والہ وصحبہ اجمعین اٰمین واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔	اے ہمارے پروردگار ! ہم سے (اس خدمت کو) قبول فرما، بے شک تو سب کچھ سننے جاننے والا ہے اللہ تعالٰی ان کی ان پر (بے حساب) رحمتیں ہوں **جو تمام مخلوق سے بہتر اور علم ودانش کا (روشن) چ**راغ ہیں جو ہمارے آقا و مولا محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں اور ان کی سب آل اور تمام صحابہ کرام پر بھی ہو (مولائے کریم) دعا قبول فرما اور ہماری آخری پکار یہ ہے کہ تمام خوبیاں اور تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے مربی ہے۔اللہ تعالٰی کی ذات برتر اور سب سے زیادہ جاننے والی ہے۔ اور اس جلیل القدر کا علم سب سے زیادہ تام (کامل) اور بڑا محکم ہے۔(ت)

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفٰی احمد رضا خاں

رسالہ
لمعۃ الضحٰی فی اعفاء اللحٰی
ختم شد